قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 23؍فروری 2023ء | 2؍شعبان 1444 ہجری قمری | 23؍تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:46

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ

(البقرۃ: 223)

ترجمہ: یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

(رسالہ قشیریۃ باب التوبۃ)

حضرت سلطان القلم کے رشحاتِ قلم

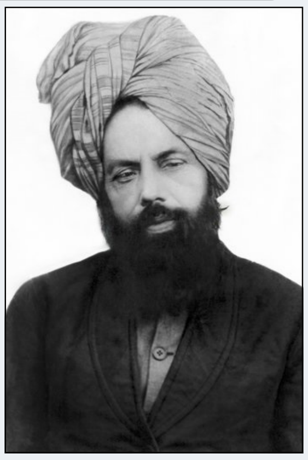

ناپاک چولہ اپنے بدن سے اتار دیں

- قرآن شریف میں جو خدا نے یہ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے بندو! مجھ سے نا امید مت ہو۔ مَیں رحیم و کریم اور ستار و غفّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت میں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔ اگر تم میری طرف آؤ تو میں سارے گناہ بخش دوں گا اور اگر تم توبہ کرو تو میں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ میرے دروازے کو کھلا پائے گا۔ میں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔ میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔ میں نے تمہیں پیدا کیا اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 56)

- واضح ہو کہ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دست بردار ہو کر صدق دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ امر سراسر قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔ تو پھر عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام ... توّاب ہے۔ یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندے کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ۔ اگر رحمت خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہ ہو تو کوئی مخلصی نہیں پا سکتا۔ افسوس! کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی صفات پر غور نہیں کی اور تمام مدار اپنے فعل اور عمل پر رکھا ہے۔ مگر وہ خدا جس نے بغیر کسی کے عمل کے ہزاروں نعمتیں انسان کے لئے زمین پر پیدا کیں۔ کیا اس کا یہ خُلق ہو سکتا ہے کہ انسان ضعیف البنیان جب اپنی غفلت سے متنبہ ہو کر اس کی طرف رجوع کرے اور رجوع بھی ایسا کرے کہ گویا مر جاوے اور پہلا ناپاک چولہ اپنے بدن پر سے اتار دے اور اس کی آتش محبت میں جل جائے تو پھر بھی خدا اس کی طرف رحمت کے ساتھ توجہ نہ کرے۔ کیا اِس کا نام خدا کا قانون قدرت ہے؟

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 133-134)

فرمان خلیفۂ وقت

ناپاک چولہ اتارنا ہوگا

آپ نے سچی اور حقیقی توبہ کی شرائط بھی بیان فرمائیں کہ یہ حاصل کرنے کے لئے انسان کو کیا اور کس طرح کوشش کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ سچی توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ان تمام باتوں سے پاک کرو جن سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ان برائیوں کی کریہہ اور خوفناک شکل اپنے ذہن میں پیدا نہیں کرو گے۔ اگر ان کی طرف توجہ رہے گی، اگر ان کے خلاف ذہن میں ایک مکروہ شکل نہیں بناؤ گے تو پھر ان سے بچنا بڑا مشکل ہے۔ پہلی چیز تو یہی ہے کہ اس کو اپنے دماغ سے نکالنا پڑے گا۔ کوشش کر کے ان چیزوں سے نفرت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی غلط کام کرنے یا برائی کی طرف توجہ جانے پر ندامت اور پشیمانی ہونی چاہئے۔ انسان کے دماغ میں جب خیال آئے تو فوراً شرمندگی اور پشیمانی کا خیال ہونا چاہئے۔ یہ خیال دل میں ہو کہ یہ برائیاں اور لذات جن کی طرف میں جا رہا ہوں یہ عارضی ہیں اور میری زندگی برباد کرنے والی ہیں اور ایک وقت آئے گا یہ چیزیں ختم ہو جانی ہیں۔ عارضی لذت ہے۔ گویا اپنے کانشنس کی بات سُنی ہے۔ انسان کا ضمیر اسے بتا رہا ہے، اس کا کانشنس بتاتا ہے، ہر حال میں بتاتا ہے کہ یہ بری چیز ہے یا اچھی چیز ہے۔ جب اس طرح کی سوچ کریں گے اور ضمیر کی آوازیں سنیں گے تو آہستہ آہستہ برائی سے بھی آپ نے فرمایا کہ بچ جاؤ گے اور تیسری بات یہ ہے کہ عزم ہو، پکا ارادہ ہو کہ میں نے ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جانا اور پھر اس پر قائم رہنے کے لئے مکمل قوت ارادی بھی ہو اور دعا بھی ہو تو پھر یہ برائیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کی جگہ پھر نیکیاں لینی شروع کر دیں گی۔

آپ نے جو فرمایا کہ ناپاک چولہ اتارنا ہوگا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک بھرپور کوشش کرو اور اس پر قائم رہو۔ قوت ارادی سے قائم رہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حقدار بنو گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 138-139 ایڈیشن 1985ء)

(خطبہ جمعہ 8؍جون 2018ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- عشق کعبہ ہے اور خدا ہے عشق (منظوم)
- شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
- حضرت میاں نظام الدین ٹیلر ماسٹرؓ
- آؤ! اردو سیکھیں
- سفر کینیا کی خوشگوار یادیں
- مکرم محمود احمد شاہد (بنگالی) مرحوم کا ذکرِ خیر

دربارِ خلافت

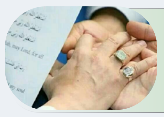

پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے قریب مجھے ملی

پانچویں شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے کسی چیز سے ٹھکوریں تو اس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سُریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی، بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جوّ میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ (آسمان پر پھیل گئی۔ فضا میں پھیل گئی اور ایک فریم کی شکل میں آ گئی۔) جیسے تصویر کا فریم ہوتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کا فرشتہ ہے اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا اور دیتا گیا، دیتا گیا، دیتا گیا یہاں تک کہ وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی تو رؤیا میں اس فرشتے نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں لیکن مَیں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور بعد میں میں خود بھی ان کو بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنی اس رؤیا کا حضرت خلیفہ اوّل سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتے نے جو باتیں بتائی تھیں ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں لیکن صبح اٹھنے پر وہ میرے ذہن میں سے نکل گئیں تو حضرت خلیفہ اول خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم ضائع کر دیا۔ ان کو نوٹ کر لینا چاہئے تھا۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے نئے نئے نکات سمجھاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس رؤیا کے بعد جب میں نے توجہ کی کہ جماعت کی اصلاح اور اسلامی نظام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے کون سا واضح پروگرام ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ فاتحہ سے ہی ایک نہایت واضح اور مکمل پروگرام بتایا جس پر چل کر اسلام ایسی ترقی حاصل کرسکتا ہے کہ دشمن اس کو دیکھ کر حیران رہ جائے اور اسلامی تمدّن کی فوقیت کا اعتراف کئے بغیر اس کے لئے کوئی چارۂ کار نہ رہے۔ اس پروگرام کے مطابق ان تمام غلطیوں کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہوسکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان نظامِ اسلام اور اس کے تمدّنی احکام کو سمجھنے میں کر چکے ہیں۔ (جو غلطیاں بعد میں مسلمانوں نے کی تھیں) اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ سے ہی مجھے سمجھا دیا اور اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔‘‘

(خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 90-92)

پھر آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّہُمۡ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ (جو جماعت کو چھوڑ کر گئے تھے) اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرّف ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے ہیں‘‘۔ یہ آپ فرماتے ہیں اور پیشگوئی کی تو لمبی تفصیل ہے۔

بہرحال آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں، انہیں سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں۔ بلکہ بعض نے پچاس، پچپن، ساٹھ نکالے ہیں۔ آپ نے جو خصوصیات بیان کی ہیں اور اس پیشگوئی کی جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہ تمام نشانات جو ہیں بڑی شان سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 17/ فروری 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عشق کعبہ ہے اور خدا ہے عشق

درد لازم ہے گر ہوا ہے عشق
سب یہ کہتے ہیں لا دوا ہے عشق

جان سے کیوں لگائے بیٹھا ہے
بھول جا ایک سانحہ ہے عشق

عشق کی زد میں جو بھی آجائے
کیوں سمجھتا ہے اک سزا ہے عشق

عشق تو روح کی ضرورت ہے
عشق کعبہ ہے اور خدا ہے عشق

ایسا کلمہ جو دل سے نکلا ہو
رب رحمٰن سے دعا ہے عشق

گر خدا سے ہو، مَنّ! وفا سچی
سب وفاؤں کا پھر صلہ ہے عشق

منصورہ فضل مَنّ۔ قادیان

اداریہ

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے

جامعہ احمدیہ برطانیہ کے ایک استاذِ مکرم نے فون پر مجھے بتایا کہ کچھ دنوں سے میری طبیعت بہت خراب ہے اور میں Pain killer لے کر جامعہ میں گزشتہ پانچ دنوں سے پڑھانے جارہا ہوں کیونکہ ہمارے پرنسپل صاحب نے ہم ٹیچرز کو کہا ہوا ہے کہ اگر طالب علم بیمار ہو تو اس کا اثر صرف اس اکیلے طالب علم پر ہوگا لیکن اگر استاد بیمار ہو تو 35 کے قریب طلباء متاثر ہوتے ہیں اور ان کی تعلیم کا حرج ہوتا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے یہ استاد خاکسار سے بات کر رہے تھے تو میرے ذہن میں ایک مضمون ترتیب پا رہا تھا۔ اس موقع پر امام ابو حنیفہؒ کا ایک واقعہ میرے ذہن پر غلبہ پا گیا کہ ایک دفعہ کچھ بچے بارش میں ایک گراؤنڈ میں کھیل رہے تھے۔ بارش کی وجہ سے گراؤنڈ میں پھسلن ہوگئی تھی۔ امام صاحب کو بچوں پر ترس آیا اور بچوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو بچو! احتیاط سے کھیلو کہیں اس پھسلن کی وجہ سے نقصان نہ ہو جائے۔ تو ان میں سے ایک بچے نے امام صاحب کو جواباً کہا کہ امام صاحب! ہم میں سے کسی کو چوٹ آئی تو اس سے صرف اسی کا نقصان ہوگا لیکن اگر آپ گرے تو پوری قوم کو نقصان ہوگا۔ یہ قصہ، یہ کہاوت صرف ایک استاد یا کسی امام سے متعلق نہیں ہے بلکہ ہر وہ شخص اس کا مخاطب ہے جو کسی نہ کسی طور پر اپنے دائرہ میں نگران ہے حتّٰی کہ گھریلو زندگی میں والد، والدہ، بڑی بہن، بڑا بھائی اور ہر بڑا عزیز بھی مخاطب ہے جو اپنی اپنی حیثیت میں اپنے گھر میں باقی افراد خانہ پر نگران ہے۔ ان کی کوئی ایک غلط حرکت یا سستی اور غفلت دوسروں کو بھی لے ڈوبتی ہے یا اس کے گرنے سے باقی افراد خانہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگر گھر میں بچہ بیمار ہو تو وہ اکیلا متاثر ہوتا ہے لیکن والدہ کے بیمار ہوتے ہی سارا گھر متاثر ہو جاتا ہے۔

ہماری جماعت میں ذیلی تنظیموں یا جماعتی عہدوں پر متعین حضرات و خواتین متذکرہ بالا کہاوت کے مخاطب ہیں۔ ایسے عہدیداروں کو عملی اعتبار سے دوسروں کے لیے نمونہ بننا چاہیے۔ ان کی کسی نہ کسی غلط حرکت یا روش سے دوسرے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ جیسے ہم نے بعض اوقات دیکھا اور سنا ہے کہ کسی کو نماز کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ فوراً کہہ اٹھتا ہے کہ وہ (فلاں عہدیدار) خود نماز نہیں پڑھتا تو مجھے وہ کیسے نصیحت کرتا ہے۔

گویا یہ ایک ایسا کامیاب گر اور اصول ہے کہ معاشرہ کو اگر ہم حسین سے حسین تر بنانا چاہتے ہیں تو ہم سے عمر میں بڑوں اور عہدیداروں کو اپنے سے چھوٹے بلکہ تمام دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ بننا ہوگا۔ آج ہم اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں کہ اکثر اپنے بزرگ اساتذہ اور دیگر بزرگ رشتہ داروں کا ذکر کرتے ہی ان کی وہ حسین یادیں اور باتیں یاد آنے لگتی ہیں جو انہوں نے ہمارے لیے عملی نمونہ یا علمی رنگ میں یادگار چھوڑیں یا ہم نے ان کی زندگیوں میں خاموش ان حرکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

کہ آپ میں سے ہر کوئی چرواہا ہے جو اپنی رعیت بارے پوچھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میں سے کسی نہ کسی حیثیت میں بڑوں یا دوسروں پر نگران اور عہدیداروں کو اس اہم گر کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں بھی اس سنہری اصول کا فقدان نظر آتا ہے جس کی وجہ سے ہر معاشرہ اور ماحول بد امنی کا شکار ہے۔ کیونکہ ہر دنیاوی لیڈر یہ سمجھتا اور کہتا نظر آتا ہے کہ میں درست ہوں۔ تم بھی میرے جیسے ہو جاؤ۔ جبکہ ہم میں سے ہر ایک استاد بھی ہے اور شاگرد بھی۔ ہم روزانہ ہی معاشرہ میں اپنے سے کم عمر بچوں حتّٰی کہ گھروں میں دو تین سال کی عمر کے بچوں کی حرکات وسکنات اور توتلی زبان میں بولی سے سبق سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس رشتہ اور تعلق میں ہم میں سے اگر کوئی استاد کی حیثیت سے مذکورہ بالا اصول کو اپنائے تو اصلاح احوال آسانی سے ہوسکتی ہے اور محنت، شفقت اور دیانت داری عام ہوگی جو اسلامی معاشرہ کو تشکیل دینے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس اہم نکتہ کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابوسعید)

ایڈیٹر کے نام خط

مکرمہ مریم رحمٰن لکھتی ہیں:

25/ دسمبر 2022ء کو لجنہ اماءاللہ تنظیم کے قیام کو سو سال پورے ہوگئے۔ الحمدللہ پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیز پوری جماعت احمدیہ اور خصوصاً تمام لجنہ ممبرات کو صد سالہ جشن تشکر لجنہ اماءاللہ عالمگیر بہت بہت مبارک ہو! اس تنظیم کے بانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک الہام تھا کہ ’’اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہوجائے گی۔‘‘ (الفضل 29/ اپریل 1944ء)

آپؓ نے اس تنظیم کے قیام کے وقت فرمایا تھا:

اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اس لئے دعا کی جاوے اور کروائی جاوے کہ ہمیں وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے راہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لیے جاری رکھے یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 306)

اللہ کرے کہ لجنہ اماءاللہ عالمگیر کی کامیابیوں کا سفر یونہی آگے بڑھتا رہے۔ اسلام احمدیت کی روشنی سے ہمارے گھر منور رہیں اور ہماری نسلیں قیامت تک خدا تعالیٰ کی رضا پر چلتی رہیں۔ آمین

پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد لجنہ کی ہر ممبر کے ہمیشہ پیش نظر رہے۔ آپ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 25/ دسمبر 2022ء میں فرماتے ہیں:

آج لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہوگئے ہیں۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور بیعت کا حق ادا کرنے والا اپنے آپ کو بنایا اور کوشش کی ہے اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی سے جوڑنے والا اور ماننے والا بنایا ہے۔ اگر ہم نے اس کے مطابق اپنی نسلوں کی اٹھان کی ہے تو یقیناً لجنہ اماءاللہ کی ممبرات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں۔ پس یہ جائزے آج لینے کی ضرورت ہے اور جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ عہد کریں کہ ہم نے لجنہ کی اگلی صدی میں اس عہد کے ساتھ قدم رکھنا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 25/ دسمبر 2022ء)

الفضل آن لائن لندن کے سارے خصوصی نمبر صد سالہ جشن تشکر لجنہ ایمان افروز روحانی مائدے تھے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کے قیام، مقاصد، لجنہ کی تاریخ، قربانیوں اور ترقیات کی داستان رقم تھی۔ بلاشبہ یہ یادگار اور تاریخی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کی ٹیم کو اور تمام لکھنے والوں کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین جزاك اللّٰہ خیراً

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قول رسول کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت میاں نظام الدین ٹیلر ماسٹرؓ

ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور

حضرت میاں نظام الدین صاحبؓ ولد میاں نبی بخش صاحب راجپوت درزی ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ آپ اندازاً 1865ء میں پیدا ہوئے۔ پیشہ کے لحاظ سے درزی تھے۔ گو کہ حضرت اقدس علیہ السلام سے غائبانہ تعارف براہین احمدیہ کے دور میں ہی ہوگیا تھا اور پھر 1895ء میں حضور علیہ السلام کے سفرِ ڈیرہ بابا نانک کے موقع پر زیارت کا شرف بھی پایا لیکن آپ نے 1906ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کی بیان کردہ مختصر روایات رجسٹر روایاتِ صحابہ میں محفوظ ہیں جہاں آپ بیان کرتے ہیں:

''قبل از بیعت جبکہ کمترین 19 یا 20 سال کی عمر میں تھا تو کتاب براہین احمدیہ امرتسر میں رجب علی کے چھاپہ خانہ میں پہنچی تو جلی خط کا پہلا اشتہار کتاب مذکور ممدوح کا مولوی نور احمد صاحب (جو ڈیرہ بابا نانک صاحب کے باشندے تھے) کی نظر میں گذرا۔ پھر وہ اشتہار اپنے ہمراہ ڈیرہ میں لائے اور عام پبلک میں نہایت تحدی سے فرمایا کہ کتاب جب شائع ہو گی تو ایسا انقلاب پیدا کرے گی کہ تختہ زمین ہلا دے گی۔ مولوی صاحب مرحوم کی وہ آواز اب تک میرے کان میں گونج رہی ہے۔ زیادہ تر اسی آواز نے کمترین کو مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں پر ڈالا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ نیز فدوی کے والد صاحب مرحوم کو بھی خاندان نبوت سے بوجہ خدمت ادائیگی کے گہرا تعلق تھا۔ خصوصیت سے گورداسپور میں جناب مرزا غلام قادر صاحب و جناب محمد حیات خان صاحب جج کے پارچات وغیرہ سلائی کا کام کرتے رہے۔

دوسرا واقعہ حسب ذیل ہے۔ 1895ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واسطے زیارت چولہ صاحب ڈیرہ بابا نانک صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت خاکسار بھی ساتھ تھا۔ حضور انور مسجد چوہدری عبدالستار صاحب کی میں ٹھہرے۔ حضور کے ہمراہ حسب ذیل خدام موجود تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم و مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب وغیرہ۔ کمترین کے ہمراہ اور بھی دوست تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب موصوف نے مجھ سے حالات چولہ صاحب دریافت فرمائے۔ تو کمترین نے حسبِ واقفیت خود عرض کر دی۔ اس وقت تھانے دار صاحب ولایت اللہ خان صاحب بھی تشریف لے آئے (اور) ہم سب نے (کھانا) کھلانے کے متعلق عرض کی تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ کھانا کھا چکے ہیں۔ تھانیدار صاحب نے عرض کی کہ حضور کس غرض کے واسطے تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جواباً فرمایا کہ چولا صاحب کی زیارت کے لئے پھر تھانیدار صاحب نے عرض کی کہ ار دل میں بندہ بھی حاضر ہے۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع خدام چولہ صاحب کے دربار میں تشریف فرما ہوئے۔ اصل مالک چولہ صاحب کا موجود نہ تھا۔ اس کے نائب موجود تھے۔ انہوں نے بہت سے رومالوں سے چولہ صاحب کھولا اور صرف ایک کونہ ظاہر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اور کھولنا چاہئے اور پھر اور کھولا تو معلوم ہوا کہ قدرے گرد پڑی ہوئی ہے۔ حضور نے اپنے دامن سے گرد کو جھاڑ دیا اور فرمایا کہ اور کھولو تو انہوں نے توجہ نہ کی پھر حضور نے فرمایا کہ ان کو کچھ دینا چاہئے۔ تو حضرت مولوی صاحب نے اپنی جیب سے دو روپیہ نکال کر دے دیئے۔ پھر اور کھولا گیا پھر شیخ صاحب نے دو روپیہ اور دے دیئے غرضیکہ سات خدام نے یکے بعد دیگرے چودہ روپیہ دیئے۔ اس طرح سب کا سب چولہ صاحب کھولا گیا اور حضور کے حکم سے چولا کے حروف وغیرہ شکل و شباہت کو نوٹ کر لیا گیا۔ پھر حضور معہ خدام مسجد میں واپس تشریف لے گئے۔ نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی۔ پھر کمترین اور ساتھیوں نے ایک رکوع قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق عرض کی۔ تو مولوی صاحب عبدالکریم صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت فرمائی چونکہ ان کی آواز بہت بلند تھی۔ اس لئے بہت لوگ جمع ہو گئے اور سن کر نہایت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں حضور مع خدام یکوں پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ ہم لوگ بھی پیچھے پیچھے بھاگے۔ حضور نے یکہ کھڑا کر کے فرمایا کہ آپ کو تکلیف ہوتی ہے واپس چلے جائیں۔ نہایت مہربانی سے واپسی کا حکم صادر فرمایا۔ حسب الحکم کمترین معہ ساتھیوں کے واپس چلے گئے۔

تیسرا واقعہ: طاعون کی پیشگوئی کے موقع پر موضع شکار ماچھیاں سے مولوی رلدو صاحب کی بیوی اور پانچ، چھ اور عورتیں طاعون سے (مرعوب) ہو کر کمال سردی اور بارش کے موقع پر بیعت کی غرض کے لئے (حضرت) مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں..... حضور نے مہربانی اور عنایت سے عرض منظور فرما کر بیعت کے زمرہ میں داخل فرما لیا.....

چوتھا واقعہ: جب حضور اپنی عمر کے آخری ایام میں شہر لاہور میں تشریف لے جا رہے تھے تو بٹالہ میں شب باشی فرمائی۔ رات کے وقت مولوی صاحب احمد دین ساکن نارووال جو نہایت مخلص اور کمترین کے مہربان دوست تھے۔ حضور کے پاؤں دبا رہے تھے اور عرض کرنے لگے کہ حضور ضلع گورداسپور میں بہت کم احمدی ہیں۔ جواباً فرمانے لگے کہ ہے تو درست مگر جگہ خالی کوئی نہیں مثلاً پٹھان کوٹ میں بھی ہیں اور دینانگر و گورداسپور میں اور بٹالہ میں اور کلانور میں بھی ہیں اور ایک آدمی ڈیرہ بابا نانک میں بھی ہے۔ اگلے روز مولوی احمد دین صاحب کمترین کے پاس ڈیرہ بابا نانک میں تشریف لائے۔ تو عاجز کو مبارک باد دی اور فرمانے لگے کہ کہ زہے طالع کہ آپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد میں ہیں۔

حضور بیعت کی اعلان کے بعد لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں درزیوں کی مسجد جو کہ سڑک پر واقعہ ہے۔ حضور مسجد میں تقریر فرما رہے تھے اور شہر میں مولویوں کا شور برپا تھا۔ ایک مولوی سوداگروں کی دکان پر مجلس لگائے تقریر کر رہا تھا۔ جو شخص آج مرزا کو قتل کر دے وہ سیدھا بہشت میں داخل ہو گا تو ایک دیہاتی بول اٹھا کہ یہ تو بڑا سہل کام ہے ایک روز مرنا تو ہے۔ وہ ڈانگ لے کر باہر مسجد میں چلا گیا۔ وہاں پہنچا تو حضور تقریر کر رہے تھے۔ باہر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا کہ سن تو لیں۔ سنتا رہا۔ سنتے سنتے نہایت متغیر ہو گیا اور قدموں پر جا گرا اور کہنے لگا کہ میری بیعت منظور فرمائیں۔..... میاں نظام الدین درزی صحابی مسیح موعود ڈیرہ نانک والا۔ حال وارد (محلہ) دارالرحمت قادیان۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 230-234)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اپنے ایک دورہ 1909ء کی رپورٹ میں ڈیرہ بابا نانک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''میں میاں نظام الدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا جنہوں نے بہت اخلاص سے خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔'' (بدر 18/ مارچ 1909ء صفحہ 2) آپ تلاش معاش کے سلسلے میں کچھ عرصہ ملائیشیا بھی گئے جہاں Taiping شہر میں مقیم رہے، مکرم غلام محمد صاحب کارکن دار الصناعۃ قادیان (اصل سکونت قادر آباد ضلع امرتسر) بیان کرتے ہیں:

''جبکہ میری عمر تیس برس کو پہنچی تو میں اس ملک سے ہی نکل گیا۔ تیسویں برس میں جزیرہ ملایا میں پہنچا اور ان دنوں گو سب کچھ بچشم خود دیکھا تھا تا ہم ابھی احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ اسی حالت میں قریباً تیرہ چودہ برس گزر گئے تو اتفاقیہ میری تبدیلی ایک شہر میں ہوئی جس کا نام ٹیپنگ ''(Taiping)'' تھا۔ وہاں پر ایک درزی جس کی عمر اس وقت قریباً پچاس برس کی ہو گی۔ بازار میں جاتے ہوئے اس کی دکان پر پہنچا اور قمیص سلائی کرنے کو کہا۔ اس نے کپڑا میرے ہاتھ سے لے لیا اور میرا ناپ لے لیا اور میں وہاں بیٹھ گیا۔ میں نے وہاں پر ایک رسالہ پڑا ہوا دیکھا تو اس میاں درزی سے جن کا نام میاں نظام الدین تھا اور ڈیرہ بابا نانک کے رہنے والے تھے، دریافت کیا کہ یہ رسالہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا۔ تب میں نے کہا کہ بڑے میاں میں اپنے ہمراہ لے جاؤں اور اس کو پڑھ کر دیکھ لوں؟ انہوں نے کہا کہ اسی جگہ پڑھ سکتے ہو۔ گھر لے جانے کو نہیں دوں گا۔ کیونکہ احمدیت کی کتابیں جس کے ہاتھ آتی ہیں واپس نہیں ملتیں۔ میں نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں واپس دے دوں گا۔ تب میاں نظام الدین صاحب نے فرمایا کہ لے جاؤ۔ میں لے گیا اور مطالعہ کرتا رہا..... اور اسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ میاں نظام الدین صاحب درزی بھی حال میں قادیان میں ہی ہیں۔ میاں غلام رسول صاحب درزی پہلے جو احمدیہ چوک میں میاں کرم الٰہی بزاز کھارے والے کی دکان پر کام کرتے تھے اور حال میں بڑے بازار میں کام کرتے ہیں ان کے والد صاحب ہیں۔''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 6 صفحہ 230-234)

بعد ازاں آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے جہاں محلہ دارالرحمت میں رہائش رکھی۔ آپ نے 25/ اگست 1947ء کو بعمر 81 سال وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 2908) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہٗ

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 76

مرکب صفات
Compound Adjectives

مرکب صفات پر تفصیلی بحث جاری ہے۔ اس سبق کا پہلا لاحقہ ہے فروش۔ اس لاحقے سے مل کر بننے والی مرکب صفات کو جاننے سے قبل ہم اس لفظ کے اپنے معنی جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

فروش: اس کے معنی ہیں بیچنے والا، سودا کرنے والا۔ یہ بطور لاحقہ مرکبات یعنی compounds میں آخری حصہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں کسی بھی قابل فروخت شے کے ساتھ اگر فروش لگا دیں تو یہ ایک پیشے کا نام بن جاتا ہے، جیسے پارچہ فروش یعنی کپڑے کا کاروبار کرنے والے، عطر فروش یعنی خوش بوئیں، عطر، پرفیوم وغیرہ کا کاروبار کرنے والا، سرفروش یعنی بہادر، جان کی پرواہ نہ کرنے والا اس ضمن میں ظہیر کاشمیری کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

عشق اک حکایت ہے سرفروش دنیا کی
ہجر اک مسافت ہے بے نگار صحرا کی

یعنی عشق ایک ایسی دنیا کی داستان ہے جہاں صرف جان کی پرواہ نہ کرنے والے بستے ہیں اور ہجر یعنی محبوب سے دوری گویا ایک ایسے صحرا کا سفر ہے جہاں کوئی زینت، آرائش اور نقوشِ راہ نہیں۔

سبزی فروش، پھل فروش، بَردہ فروش یعنی انسانوں، غلاموں، کنیزوں کا کاروبار کرنے والا Human-trafficker، ضمیر فروش یعنی ایمان بیچنے والا، دنیا کے لالچ میں جھوٹ کی تائید کرنے والا، اسے خود فروش بھی کہا جاتا ہے dishonest/ treacherous

گیر: یہ بھی بطور ایک لاحقہ استعمال ہوتا ہے اور فتح کرنا، غالب آجانا، قابو پالینا وغیرہ کے معنی دیتا ہے۔ اس کی مدد سے بننے والی صفات کی چند مثالیں پیش ہیں۔ عالمگیر یعنی دنیا میں یا دور دور تک پھیلنے والا international/ world-wide/ universal۔ جہاں گیر یعنی حاکم، عالم، دنیا کو فتح کرنے والا۔ راہگیر یعنی وہ شخص جو کسی راستے سے گزرے، مسافر۔ ماہی گیر یعنی مچھلیاں پکڑنے والا، مچھیرا Fisher۔ رسّہ گیر یعنی مویشی چُرانے والا Rustler ملک گیر یعنی ملک بھر میں nationally۔ دلگیر یعنی مغموم، اداس کسی صدمے یا دکھ کا دل پر غالب آجانا، گلوگیر یعنی گلے میں کسی شے کا پھنس جانا، غم یا جذبات سے گلے سے رونے کی کیفیت جیسی آواز نکلنا۔ دامن گیر یعنی وہ خیال یا جذبہ جس سے انسان کسی طرح بھی پیچھا نہ چھڑا پائے، ایک خلش، ادھورا ارادہ وغیرہ۔ گرہ گیر یعنی بل کھایا ہوا، پیچیدہ complicated/ curled۔

خوار یا خور: بطور لاحقہ جب استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کھانے پینے والا۔ اس کی مدد سے بننے والی صفات کی چند مثالیں پیش ہیں۔

حرام خور یعنی ناجائز طریقوں سے دولت کمانے والا، دھوکا دینے والا وغیرہ Unfaithful/ dishonest/ depending/ corrupt۔ چغل خور یعنی بری نیت سے کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنے والا، موجودہ زمانے میں تو یہ برائی حکمرانوں میں بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر قوموں کے حکمران فوائد حاصل کرنے کے لئے امیر ممالک کے حکمرانوں کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے کے لئے یہ حکمت عملی استعمال کررہے ہیں۔ غوطہ خور یعنی پانی میں ارداةً ڈبکی لگانے والا۔ پیشہ ورانہ ضرورت کے لئے تہِ آب جانے والا۔ مفت خور بنیادی طور پر اس کے معنی ہیں ایسا شخص جسے اپنی عزت نفس کا پاس نہ ہو یعنی وہ خود دار نہ ہو اور کوشش کرتا ہو کہ ہر کام بنا محنت اور معاوضے کے ہوجائے۔ سادہ الفاظ میں ایسا شخص جو ہر چیز بنا قیمت کے حاصل کرنا چاہتا ہو۔ عام طور پر یہ عادت نشہ کے عادی، کام سے جی چرانے والوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ تربیت کا نہ ہونا، کمزور صحت، بری صحبت کا شکار ہوجانا وغیرہ ہوتا ہے۔ تاہم ہمیں ایسے لوگوں سے مہربانی اور دلنوازی سے پیش آنا چاہیئے اس طرح اکثر لوگ اس بحران سے نکل آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں اصحاب صفہؓ، اور حضرت مسیح موعودؑ کے عشاق صحابہؓ کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادوں کے منہ کے بھوکے ہوتے ہیں اور ہر دم ان کے در پر حاضر رہتے ہیں کیونکہ ایسے مخلصین کے بارے میں بھی بعض اوقات لوگ بدظنی کرتے ہوئے انہیں نعوذ باللہ مفت خورے سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس وضاحت کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کیونکہ اصحاب صفہؓ کی مثالیں جماعت احمدیہ میں آج بھی موجود ہیں کیونکہ شمع خلافت روشن ہے اور اس کے گرد عشاق آج بھی پروانوں کی مانند موجود رہتے ہیں۔ خونخوار اس لفظ کے سادہ معنی تو ہیں خون پینے والا اور درندوں کے لئے یہ انہیں معنوں میں استعمال ہوتا ہے تاہم جب انسانوں کے لئے استعمال کرتے ہیں تو اس کا معنی ہوتا ہے ظالم، بے رحم بآسانی انسانوں کو قتل کردینے والا یا کروادینے والا blood-thirsty/ murderer/ cruel۔ میخوار یعنی شرابی، کثرت سے شراب پینے والا تاہم ادبی تحریرات اور شاعری میں اس کے مختلف معنی بھی کیے جاتے ہیں جیسے علم، عرفان یا معرفت کے حصول کا انتہا درجے کا شوقین، عاشق، طالب وغیرہ۔ حضرت مصلح الموعودؓ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

ساغرِ حسن تو پُر ہے کوئی میخوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو

(کلام محمود نظم 55 صفحہ 102)

یعنی خدا تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک جام یا پیالے کی طرح حسنِ معرفت، علم وعرفان اور سچائیوں سے بھر دیا ہے۔ بس ضرورت ایک ایسے شخص کی ہے جو کسی عادی شرابی کی طرح حسن عرفان کی اس شراب کو پیتا جائے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنی تخلیقات میں ایک بے پردہ حسین کی طرح جھلک رہا ہے مگر اس کے دیدار کی شرط علم ومعرفت کے حصول کی انتہائی تڑپ ہے۔ سادہ الفاظ میں ایک حقیقی طالب علم اور تحقیقات کا شوق رکھنے والا ہی خدا تعالیٰ کی تخلیقات کے ذریعے اس کے حسن کو مشاہدہ کرسکتا ہے۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی حدیث بھی جوامع الکلم میں سے ہے اور اسی وجہ سے بعض علماء نے اس کو ایک تہائی اسلام قرار دیا ہے اور بعض نے ایک تہائی علم کا اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بڑھ کر پُر حکمت، پُر معانی اور کوئی حدیث نہیں (فتح الباری جزء اول صفحہ 14) بلکہ سچ تو یہ ہے کہ دین کی ساری ماہیت اس جملہ میں کوٹ کر بھر دی گئی ہے اور یہ جملہ درحقیقت بطور اس اصل الاصول کے ہے کہ جس سے انسان کو حیوان سے امتیاز حاصل ہوتا ہے اور جس کی بناء پر انسان کے طبعی افعال دائرہ اخلاق میں داخل ہوکر انسان کو ذمہ وار اور اعمال کی جواب دہ ہستی بنادیتے ہیں اور شریعت کی تمام پابندیاں اس پر عائد ہوجاتی ہیں۔ اس لئے اس حدیث کی تھوڑی سی وضاحت کرنی ازبس ضروری معلوم ہوتی ہے تا کہ اس کا تعلق اس باب سے اور نیز اس کتاب کے مضمون سے پورے طور پر واضح ہوجائے۔

1۔ علماء اسلام نے فعل اور عمل کے درمیان یہ فرق بتلایا ہے کہ فعل طبعی حرکت کو کہتے ہیں جس میں نیت کا دخل نہیں اور عمل وہ فعل ہے جس میں نیت کا دخل ہو جو بالارادہ قصداً کیا جائے۔ جس کے کرنے پر انسان کا طبعی فعل اچھا یا برا کہلاتا ہے اور اس لئے وہ انعام یا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اس تعریف کو مدنظر رکھ کر اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ کا یہ مفہوم ہوگا کہ طبعی افعال کو عملی یا اخلاقی حیثیت نیتوں کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ان معنوں کے اعتبار سے بالنیات میں (ب) سببیہ ہے۔

(صحیح البخاری جلد 1 صفحہ 3 کتاب بدء الوحی)

اہم نکات

1. انسان یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ ایک کام ارادۃً کرے۔ اس صلاحیت کی وجہ سے وہ دیگر حیوانات سے مختلف ہے۔
2. قصداً کام کرنے کی صلاحیت نے ہی انسان کو اپنے کاموں کے لئے جواب دہ اور ذمہ دار بنایا ہے۔ اسی وجہ سے اسے اپنے کاموں پر انعام یا سزا ملتی ہے۔
3. طبعی افعال کو عملی یا اخلاقی حیثیت نیتوں کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

جوامع الکلم: وہ کلام جن میں الفاظ تھوڑے اور مطالب بہت ہوں، مطلب بہت زیادہ نکلیں Short rich, significant expressions

ایک تہائی: کسی چیز کے تین برابر حصوں میں سے ایک 1/3۔

پُر حکمت: یعنی معنوں سے بھرا ہوا Full of wisdom and philosophy

پُر معانی: جس میں سے عقل وحکمت، علم ومعرفت کے کئی اصول نکلتے ہوں۔

دین کی ماہیت: دین کی حقیقت، اصلیت اور کیفیت essence of religion of Islam

کوٹ کر بھرنا: بہت زیادہ ہونا، اتنا بھر دینا کہ کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے۔

اصل الاصول: خلاصہ، علت غائی، بنیادی اصول Fundamental principle

طبعی افعال: وہ کام جنہیں انسانی جسم، دماغ وغیرہ قدرتی اور فطرتی طور پر خود بخود انجام دیتے ہیں۔ اس میں اچھے برے کی کوئی بحث نہیں ہوتی کیونکہ ان کاموں میں انسان کا ارادہ اس طرح سے شامل نہیں ہوتا جیسے وہ اخلاقیات میں ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا پینا، ہضم کرنا، اولاد کی پیدائش کا سلسلہ اور عمل وغیرہ۔

دائرہ اخلاق: وہ دائرہ جس میں داخل ہوکر اعمال مذہبی تعلیمات کی روشنی میں دو گروہوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ یعنی یا وہ نیکی ہوتے ہیں یا بدی۔ مثلاً کھانا ایک فطری عمل ہے مگر جان بوجھ کر، نیت کرکے کسی کی مال دھوکے سے چھین کر یا لوٹ کر کھانا ایک بدی ہے۔ یعنی وہ کھانا جو ایک فطری عمل ہے جب حرام اور ناجائز طریق سے حاصل کی گیا ہو تو فطری عمل نہیں رہتا بلکہ وہ دائرہ اخلاق میں داخل ہوجاتا ہے۔

ذمہ وار، جواب دہ: پس فطری یا قدرتی عمل پر انسان جواب دہ یا جزا سزا کا مستحق نہیں ہے۔ مثلاً پیاس لگنے پر پانی پینا ایک فطری عمل ہے۔ لیکن شراب پینے کی اسلام میں مناہی ہونے کے باعث اس کا پینا گناہ بن گیا اور اس کو پینے والا اپنے عمل پر جواب دہ ہے۔

ازبس: بہت زیادہ، نہایت Extremely

ایم۔ ایم۔ طاہر

سفر کینیا کی خوشگوار یادیں

گزشتہ سال اگست کے مہینہ میں جب پاکستان میں گرمی اور حبس اپنے عروج پر تھی ایسے سخت موسم میں ہمیں نیروبی، کینیا کے سفر کا موقع میسر آ گیا جہاں کے خوبصورت اور خنک موسم نے ہمارے سفر کو خوشگوار بنا دیا۔ نیروبی میں یہ موسم سرما کے ایام تھے لیکن وہاں کا موسم سرما ہمارے سرما سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ یہ سرما ہمارے ہاں جاتی ہوئی سردی اور آتے ہوئے موسم بہار کے مماثل ہو گا۔

مشرقی افریقہ کی طرف یہ میرا پہلا سفر تھا۔ قبل ازیں اقلیم افریقہ کی طرف سن 2000ء میں جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کے لئے مصری ایئر لائن کے ذریعہ سفر اختیار کرنے کی وجہ سے قاہرہ میں ایک رات قیام کرنے کا موقع ملا تھا۔ قاہرہ قیام کے وقت میری مرحومہ والدہ محترمہ اور طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ بھی میرے ہمسفر تھے اور اتفاق سے سفر نیروبی طارق محمود ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا کی بیٹی جو میری بھانجی ہیں کی شادی میں شرکت کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ وجہ سفر تو شادی میں شرکت تھی لیکن نیروبی میں بیتے دس یوم سیر و تفریح، جماعتی تاریخ اور مشاہدات فطرت کے لحاظ سے بھر پور گزرے۔ بعض مشاہدات اور معلومات کے حوالے سے میں قارئین کو بھی شریک سفر کر رہا ہوں۔

کینیا کا مختصر تعارف

مشرقی افریقہ کا ملک جمہوریہ کینیا خط استوا پر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں موسمی سختی نہیں پائی جاتی۔ اس کے جنوب مشرق میں بحر ہند، جنوب میں تنزانیہ، مغرب میں یوگنڈا، شمال مغرب میں سوڈان، شمال میں ایتھوپیا اور شمال مشرق میں صومالیہ واقع ہیں۔ کینیا کا نام کینیا پہاڑ کے نام پر رکھا گیا ہے جو کینیا کا سب سے بلند اور افریقہ کا دوسرا بڑا پہاڑ ہے۔

نیروبی کینیا کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ دیگر معروف شہروں میں ممباسہ، نکورو، کسوموں اور میرو شامل ہیں۔ کینیا کی سرکاری زبان سواحلی اور انگریزی ہے۔ 2021ء کے مطابق یہاں کی آبادی پانچ کروڑ سے زائد ہے۔ نیروبی اور ممباسہ بین الاقوامی ایئر پورٹ ہیں جبکہ ممباسہ معروف بندرگاہ ہے۔ کینیا کی کرنسی کینیائی شلنگ ہے جو اس وقت پاکستانی دو روپے کے قریب ہے۔ ملک کی معیشت کا انحصار زراعت، معدنیات اور سیاحت (بالخصوص سفاری) پر مبنی ہے۔ چائے، کافی، پٹ سن اہم فصلیں ہیں۔ کینیا بہت سی جنگلی حیات کا مسکن ہے۔ مثلاً شیر، ہاتھی، زرافہ، زیبرا، جنگلی بیسٹ، جنگلی بھینس وغیرہ۔ مسائی مارا ریزرو وائلڈ لائف کا سب سے معروف علاقہ ہے۔ یہاں جولائی تا اکتوبر سیاح لاکھوں جنگلی بیسٹ اور زیبروں کی نقل مکانی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ مسائی مارا کی پر کشش سفاری دنیا بھر کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

کینیا کے علاقے پر سینکڑوں سال اہل فارس اور عربوں نے حکومت کی ہے۔ انیسویں صدی میں انگریزوں کا نفوذ بھی ہوا۔ ریلوے لائن بچھانے کے کام نے انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ جس کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں برصغیر سے لوگ کام کے لئے یہاں آئے۔ 1920ء میں برطانیہ نے اس کو اپنی باقاعدہ کالونی قرار دے دیا جس کا خاتمہ 1963ء میں کینیا کی آزادی کے ساتھ ہوا اور افریقی نیشنل یونین کے سربراہ جناب جوموکینیاٹا کینیا کے پہلے صدر بن گئے اور وفات (1978ء) تک صدر رہے۔ ان کو قومی ہیرو اور ملک کے بانی کی حیثیت حاصل ہے۔ مذہبی آبادی کے لحاظ سے عیسائی اکثریت میں ہیں۔ مسلم آبادی 10 فیصد ہے۔

کینیا روانگی

کینیا کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات کے بعد یقیناً کینیا کی سیر کے لئے آپ کی دلچسپی بڑھ گئی ہوگی۔ جب تک آپ کینیا نہیں جا پاتے تب تک ہماری سیر کی روداد کے ہمسفر رہئے۔ یہ روداد آپ کو کینیا کی سیر کے لئے مہمیز لگانے کا سبب ہوگی۔

17/ اگست بروز بدھ سفری تیاری اور روانگی کا دن تھا۔ اپنی اہلیہ در ثمین، بڑے بھائی خالد وحید صاحب اور بڑی ہمشیرہ ناصرہ صاحبہ بھی میرے ہمسفر تھے۔ کووڈ 19 کے مختلف اثرات ہوائی سفروں پر براہ راست مرتب ہوئے تھے ان میں حفاظتی تدابیر اور ویکسینیشن کی دستاویزات کی تیاری کے ساتھ ساتھ مسافروں کو مہنگے ہوائی ٹکٹس کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قدرے ارزاں ٹکٹ کا سامان کر دیا تھا جب ہم شارجہ کی ایئر عریبیہ کے ذریعہ فیصل آباد سے براستہ شارجہ نیروبی کے لئے روانہ ہوئے۔ فیصل آباد سے شارجہ کے لئے روانگی کے وقت تاریخ تبدیل ہو چکی تھی اور ہم 18/ اگست کو فیصل آباد سے شارجہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایئر بس کے آرام دہ جہاز میں محض تین گھنٹوں میں علی الصبح چار بجے شارجہ ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ اب یہاں پانچ گھنٹے ایئر پورٹ پر ہی گزارنے تھے۔

شارجہ ایئر پورٹ پر مسافروں کے لئے بہت سی سہولیات کا انتظام تھا۔ نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا مختلف لاؤنجز میں مساجد کی سہولت موجود تھی جہاں قرآن کریم کے بہت سے نسخے بھی موجود تھے۔ اس سہولت سے فائدہ لیتے ہوئے نماز فجر کی ادائیگی اور تلاوت کا حظ اٹھایا۔ اب نیروبی روانگی کے لئے تیار ہوئے ایئر عریبیہ کی فلائٹ بروقت صبح 9 بجے شارجہ سے نیروبی کے لئے روانہ ہوئی۔ اب ہم براعظم ایشیا سے براعظم افریقہ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہم سورج کے ساتھ ساتھ رہے اور بحر ہند ہمارے نیچے ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

شارجہ سے نیروبی کی ہوائی مسافت پانچ گھنٹے کی تھی۔ ہم بروقت نیروبی کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اتر کر امیگریشن کے مختلف مراحل سے گزرنے لگے۔ کووڈ 19 کی وجہ سے ایئر پورٹس پر امیگریشن کے ساتھ ایک مزید مرحلے کا بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ یہاں آپ کو کرونا ویکسینیشن کے ثبوت دکھانے ہوتے ہیں۔ ہم اس مرحلے میں تمام دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ بڑے اطمینان اور احترام کے ساتھ سرخرو ہو کر نکلے۔ ہم جلد ہی امیگریشن کے مراحل طے کرتے ہوئے ایئر پورٹ سے باہر آئے تو محترمی طارق محمود ظفر صاحب سواری کے ہمراہ ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ نیروبی کی کشادہ سڑکوں سے گزرتے ہوئے ہم Muranga روڈ پر واقع جماعت کینیا کے مرکزی مشن ہاؤس پہنچے۔

مشن ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں داخل ہونے سے پہلے ہی احمدیہ مسجد نیروبی کے خوبصورت مینار نظر آئے جس سے دل اللہ کی حمد سے معمور ہو گیا۔ یہ خوبصورت مسجد 1931ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ یہ یہاں تعمیر ہونے والی پہلی باقاعدہ مسجد تھی۔ اس پر شکوہ عمارت کو دیکھنے سیاح بھی یہاں کا رخ کرتے تھے۔ ایسٹ افریقہ میں جماعت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں قائم ہو گئی تھی اور اصحاب احمد کی یہاں آمد سے اس کا قیام ہوا تھا۔ تاہم ایسٹ افریقہ کے پہلے مبلغ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تھے جو 1934ء میں یہاں بھجوائے گئے۔

خوبصورت احمدیہ مسجد نیروبی اور مشن ہاؤس کمپاؤنڈ دیکھ کر ہی ہماری تمام تر سفری تھکان اتر چکی تھی لیکن نیروبی کے یکسر مختلف اور خوشگوار موسم نے طبیعت میں خوشگواری کا احساس بڑھا دیا۔ یہاں کا درجہ حرارت کم سے کم 12-13 اور زیادہ سے زیادہ 20-22 سینٹی گریڈ کے درمیان تھا جس کی وجہ سے ہم یہاں سرمائی پارچہ جات کے استعمال پر مجبور ہوئے۔ خوشگوار موسم نے ہمارے دورہ کینیا کو پر لطف بنا دیا تھا۔

ہمارا قیام و طعام احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی کے کمپاؤنڈ میں تھا یہاں کی سب سے بڑی مومنانہ سہولت یہ تھی کہ پنجوقتہ نماز باجماعت اذان کی آواز کے ساتھ آپ کو گھر بیٹھے میسر تھی۔ مشن ہاؤس کی کشادگی کی بدولت ہمارے علاوہ دیگر آنے والے مہمانوں کا قیام و طعام بھی یہیں تھا۔ یہ مہمان انگلستان، امریکہ اور کینیڈا سے تشریف لائے تھے۔ سبھی اس روحانی ترو تازگی کے ماحول سے مستفیض ہو رہے تھے۔ مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس کی عمارت تین منزلہ ہے جس میں امیر صاحب کی رہائش، گیسٹ ہاؤس، لائبریری، ذیلی تنظیموں کے دفاتر اور نچلی منزل احمدیہ ہال پر مشتمل ہے۔ اس کا افتتاح 27/ اپریل 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیا کے دوران فرمایا تھا۔

تین دن بعد ہونے والی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے پہنچنے والا ہمارا پہلا قافلہ تھا۔ دیگر مہمانان جو یورپ و امریکہ سے آ رہے تھے وہ بھی رخت سفر باندھ چکے تھے۔ بیرون ممالک کے مہمانوں کی آمد مکمل ہونے پر جن کی تعداد تیس سے زائد تھی مشن ہاؤس جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ مشن ہاؤس کی کشادگی اور اس کے میزبانوں نے مہمانوں کی تعداد زیادہ ہونے کا گمان نہیں ہونے دیا۔ اگلا روز جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ محترم امیر صاحب کینیا کی اقتداء میں جمعہ ادا کیا جس میں مرد و زن شامل تھے۔ اس موقع پر مقامی احمدیوں سے ملاقات ہوئی جن میں ایشیائی اور افریقی دونوں نسلوں کے احمدی شامل تھے۔ نیروبی میں احمدیوں کی ایک تعداد ان افراد پر مشتمل ہے جن کے بزرگ انیسویں صدی کے اواخر یا بیسویں صدی کے شروع میں برٹش انڈیا سے پہلے یہاں روزگار کے لئے آئے تھے۔ اب ان کی اولادیں تو کثیر تعداد میں انگلستان یا دیگر ممالک

میں آباد ہو چکی ہیں لیکن ایک تعداد ابھی بھی کینیا بالخصوص نیروبی میں موجود ہے۔ جمعہ کا خطبہ انگریزی زبان میں تھا جبکہ نمازوں کے بعد مختلف دروس سواحیلی زبان میں ہوتے تھے۔ یہ دونوں کینیا کی سرکاری زبانیں ہیں۔ روزمرہ نمازیں عموماً یہاں ایک مقامی معلم صاحب پڑھاتے تھے اور سواحیلی میں درس دیا کرتے تھے۔

چائے کے باغات کی سیر

چائے اور کافی کی پیداوار میں براعظم افریقہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ کینیا چائے کی پیداوار کا بڑا ملک ہے۔ افریقہ کی 60 فیصد چائے کینیا میں پیدا ہوتی ہے۔ کینیا میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہیکٹر سے زائد رقبے پر چائے کی کاشت ہوتی ہے اور سالانہ ساڑھے تین لاکھ میٹرک ٹن چائے کی پیداوار حاصل ہوتی ہے جس میں تقریباً 90 فیصد برآمد کر کے قیمتی زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے۔

کینیا کے مخصوص موسم اور یہاں کی سرخ مٹی جس میں بہت سی معدنیات پائی جاتی ہیں کی وجہ سے کینیا کی چائے کا ذائقہ اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔موسم اور مٹی اس کی پیداواری اضافے کا بھی موجب بنتی ہے۔ چائے کے باغات دلفریب قدرتی نظارہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں چائے کے باغات تاحدِنظر نشیب وفراز کے ساتھ اس کے قدرتی حسن میں اضافہ کرتے ہیں۔ کینیا کی سیر کرنے والے جہاں جنگلی حیات کی سفاری کرتے ہیں وہاں چائے کے باغات کی سیر سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہم فیملی ممبران کے ساتھ چائے کے باغات کی سیر کے لئے دو دفعہ گئے۔ 20؍اگست ہفتہ کے روز اپنی اہلیہ، خالد بھائی اور ہمشیرہ ناصرہ وڈاکٹر صالحہ کے ہمراہ نیروبی سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ٹیگونی (Tigoni) کے علاقے میں ٹی گارڈنز کا دلفریب نظارہ کیا۔ تاحدنظر چائے کی کاشت زرخیز زمین میں ایک ترتیب کے ساتھ کہیں ہموار زمین کہیں نشیب اور کہیں فراز، کہیں کھائیوں سے ہوتے ہوئے باغات بلندی کی طرف پہاڑوں پر اگے ہوئے تھے۔مزدور چائے کی نوخیز پتیوں کو اتار کر اپنے ساتھ باندھے ہوئے ٹوکرے میں ڈال رہے تھے۔ جب یہ ٹوکرا بھر جاتا تو کھیتوں کے اندر بنے ہوئے کھلیان میں ان کو ڈال آتے جہاں چائے ٹرالیوں پر لاد کر اسے فیکٹریوں میں چائے تیار کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا تھا۔

چائے کے باغات میں مزدور ایک ترتیب سے اپنے مقررہ حصہ میں نوخیز پتیوں کو بڑی مہارت کے ساتھ چن رہے تھے۔ پتے اتارنے والے ایک مزدور نے بتایا کہ ہم فی کلو کے حساب سے پتیوں کی مزدوری لیتے ہیں۔ ایک کلو پتیوں کی مزدوری 10 شلنگ ملتی ہے (پاکستانی بیس روپے سے بھی کم) دن بھر میں اوسطاً 70 کلو پتیاں اتار لیتے ہیں اور یوں 700 شلنگ مزدوری بن جاتی ہے۔ مرد وزن دونوں ہی چائے کی نوخیز پتیاں اتارنے میں مصروف عمل تھے۔ چائے کا پودا دو سال میں تیار ہو جاتا ہے۔ دو سال بعد اس کے نوخیز پتے اتارنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ پتے قریبی فیکٹریوں میں بھجوا دیئے جاتے ہیں جہاں ان کو سکھانے کے بعد چائے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی کمپنیاں چائے کا ذائقہ لذیذ اور منفرد بنانے کے لئے ان پتیوں کو مختلف مراحل سے گذارتی ہیں۔ چائے کے باغات سے پتیاں اتارنے کا عمل سال بھر جاری رہتا ہے۔ ہم

نے خوبصورت، دلکش اور حسین نظاروں پر مشتمل چائے کے باغات کی سیر سے حظ اٹھایا اور کیمرے کی آنکھ سے محفوظ بھی کیا۔ قدرت کے ان حسین نظاروں سے جی نہیں بھرتا۔ چنانچہ دو روز کے بعد ایک بار پھر ہم نیروبی کے مضافات کی سیر کو اپنے عزیزوں کے غول میں نکلے۔ ایک کوسٹر دن بھر کے لئے کرایہ پر حاصل کی تھی جس میں یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پاکستان کے عزیز مہمانوں پر مشتمل قافلہ تھا۔ اس تفریحی دورہ میں ٹی گارڈنز کی سیر بھی شامل تھی۔ چائے کے باغات کے نظاروں کے ساتھ وہاں موجود ایک ٹی فیکٹری کا بھی رخ کیا جہاں فیکٹری کے آؤٹ لیٹ سے پتی خریدی اور پھر وطن واپسی پر اس کے تحائف دوست احباب میں دیئے۔ چائے کے باغات کی سیر کا تجربہ بہت ہی یادگار اور حسین تھا۔

تقریب شادی

کینیا سفر کا محرک میری بھانجی عزیزہ ڈاکٹر باسمہ کی تقریب شادی تھا۔ اس تقریب نے افریقہ اور اس کے قدرتی حسن کے مشاہدے کا سامان بھی کر دیا۔ شادی کی تقریب 21؍اگست کو رات آٹھ بجے احمدیہ ہال نیروبی میں منعقد ہوئی۔ پردے کی رعایت کے ساتھ ہال کو دو حصوں میں خواتین وحضرات کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دولہا ڈاکٹر سعد کرامت اپنے والدین اور عزیزوں کے ہمراہ امریکہ سے آئے تھے۔ محترم امیر صاحب نے تقریب کی صدارت کے لئے مجھے حکم دیا تھا۔ تقریب کی مناسبت سے دونوں خاندانوں کے بزرگان اور اصحاب احمد کا تعارف کروا دیا تا نیا جوڑا اپنے اسلاف کی نیک اقدار اور روایات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ ایک دن کے وقفہ کے بعد اسی جگہ تقریب ولیمہ منعقد ہوئی تھی۔

شادی کے موقع پر کینیا میں موجود بیشتر مربیان اور یہاں کے احباب جماعت سے ملاقات اور تعارف کا موقع میسر آگیا۔ جماعت کے خوبصورت نظام ضیافت کی ایک جھلک شادی کے موقع پر بھی نظر آئی۔ تقریب رخصتانہ اور ولیمہ کا کھانا رضا کاروں نے تیار کیا جن کی جلسہ سالانہ اور دیگر جماعتی تقریبات کی وجہ سے پختہ ٹریننگ ہو چکی تھی۔ سیکرٹری ضیافت وقار شیخ صاحب اور ان کے والد شیخ مشہود صاحب کی نگرانی اور عملی مساعی کے تحت کھانے کی تیاری ہوئی۔ کوئلوں پر نان بنانے کا تجربہ میرے لئے بالکل نیا تھا لیکن رضا کار خدام بڑی مہارت کے ساتھ یہ کام کر رہے تھے۔ تقریباً ایک میٹر قطر کے انگیٹھی نما چولہے میں کوئلے سلگھا کر اس کے اوپر جالی رکھ دی گئی اور بڑی تیزی کے ساتھ جالی پر نان ڈالتے گئے اور پکتے گئے۔ گھر میں باربی کیو کرنے والے احباب چھوٹے پیمانے پر اس کا تجربہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔

مضافات نیروبی کے تفریحی مقامات کی سیر

نیروبی قیام کے دوران اپنے اوقات کو بھرپور مصرف میں لائے اور تفریحی مقامات کی سیاحت کرتے رہے۔ چائے کے باغات کا ذکر ہو چکا ہے۔ 22؍اگست کو عزیز واقارب کے 18 رکنی وفد کے ہمراہ ایک کوسٹر میں دن بھر سیر کا پروگرام تھا۔ ایسا پروگرام ترتیب دیا گیا کہ بچوں، جوانوں اور بڑوں سبھی کی دلچسپی کا باعث ہو۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک گائیڈ بھی موجود تھا۔سب سے پہلے ہمیں نیروبی ڈاؤن ٹاؤن کا وزٹ کروایا گیا۔ نیروبی چونکہ دارالحکومت ہے اور یہ پہاڑی علاقہ بھی ہے اس لئے قدرتی طور پر بھی خوبصورت ہے اور اس کی تعمیر بھی بین الاقوامی معیار کی ہے۔ بلند و بالا عمارات، بڑے بڑے شاپنگ مالز، کشادہ سڑکوں پر رواں دواں ٹریفک میں گذرتے ہوئے نیروبی شہر سے باہر نواحی علاقے میں قائم زرافہ سنٹر (Giraffe Centre) پہنچے۔ کینیا چونکہ جنگلی حیات کا مسکن ہے اس لئے سیاحوں کی دلچسپی کے لئے بہت سے مقامات بنائے گئے ہیں۔ زرافہ سنٹر دیکھنے کے لئے سیاحوں کو کافی گراں ٹکٹ خریدنا ہوتی ہے۔ لیکن زرافوں کے ساتھ آپ کی قربت اس گرانی کو بھلا دیتی ہے۔ سیاحوں کو دیکھتے ہی زرافے انتہائی دوستانہ ماحول میں ان کے قریب آجاتے ہیں۔ انہیں یہ ادراک ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں ہمارا من پسند کھانا کھلائیں گے۔ جب ہم زرافہ سنٹر میں داخل ہوئے تو سیاحوں کے لئے ٹریک بنایا گیا ہے جس کے گرد باڑ لگایا گیا ہے۔ یہ ٹریک سطح زمین سے چند فٹ اونچا بنایا گیا ہے تاکہ دراز قد زرافے سے آپ کی سہولت کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔ ناریل کے بیرونی سخت خول میں سیاح زرافوں کے لئے تیار شدہ دانے دار کھانا لیتے ہیں اور زرافے بڑے شوق اور دوستانہ انداز میں آپ کی ہتھیلی سے وہ کھانا مزے لے لے کر اپنی زبان سے اٹھا کر کھاتے جاتے ہیں۔ زرافہ ایک خوبصورت جانور ہے اس کے جلد کے نقوش من بھاتے ہیں اور اس میں طبعاً شرافت بھی پائی جاتی ہے۔ یہاں زرافوں کو کھانا کھلانے کے منظر نے بچوں بڑوں سب کو ہی بہت لطف دیا۔ زرافہ سنٹر میں موجود زرافوں کے بارے میں مکمل معلومات کی گیلری موجود تھی جہاں درج تھا کہ ان کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی۔ ان کے نام بھی رکھے گئے

تھے۔ سیاحوں کے مقام پر ان کی جیبیں خالی کرنے کا سامان نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے! ہر ایسے مقام کی طرح یہاں بھی سوونیئر شاپس زرافہ سنٹر کے اندر اور باہر سڑک کنارے موجود تھیں جہاں سیاح اپنی سیاحت کو یادگار بناتے ہوئے وہاں کے تحائف خریدتے ہیں۔

زرافہ سنٹر میں خوب لطف اندوز ہونے کے بعد ہمارا قافلہ نیروبی کے نواح میں موجود ٹی گارڈنز کی سیر کو چلا گیا اور وہاں چائے کی فیکٹری سے چائے بھی خریدی۔ یہاں خوبصورت نظارے کرنے کے بعد شام ڈھلنے کو تھی کہ واپسی کا سفر شروع ہوا لیکن یہ کیسے ہوسکتا صرف سیر ہو اور سامان طعام نہ ہو۔ نیروبی پہنچنے سے پہلے سڑک کنارے قیام و طعام کے لئے رکے اور ہر ایک نے اپنی مرضی کے مطابق کھانے کا آرڈر کیا۔ نیروبی واپسی پر رات ہو چکی تھی اس لئے واپسی پر برقی قمقموں سے جگمگاتے نیروبی ڈاؤن ٹاؤن کا نظارہ بھی کروا دیا گیا۔ یوں تفریح، معلومات، قدرتی نظاروں اور مشاہدہ فطرت سے بھرپور دن ہم نے گزارا۔

آپ مشرقی افریقہ جائیں اور سفاری نہ کریں یہ ممکن نہیں۔ بلکہ بیشتر سیاح مشرقی افریقہ کا رخ جنگلی حیات کے مشاہدہ کے لئے ہی کرتے ہیں۔ ہمارے عزیزوں کا ایک بڑا وفد جنگلی حیات کی سفاری کے لئے مسائی مارا گیا تھا جہاں دو رات قیام کر کے جنگلی حیات کا ان کے مسکن میں قریب سے مشاہدہ کرتے رہے۔ میرے سمیت چار رکنی وفد نے نیروبی نیشنل پارک کی سفاری میں دن بھر گزارا اور خوب لطف اندوز ہوئے۔ اس کی تفصیلات اور نظارے الگ مضمون میں قلمبند کروں گا۔ ان شاء اللہ

مسائی تمدن کینیا کی پہچان اور وہاں کی ثقافت و تاریخ کی عکاسی کرتا ہے۔ اس لئے سیاحوں کی دلچسپی کے لئے آپ کو نیروبی کے بڑے بڑے مالز اور عوامی مقامات پر مسائی ثقافت کو اجاگر کرنے کے لئے ان کے تحائف / سوونیئرز پر مبنی سٹالز نظر آئیں گے۔ لکڑی اور پتھر سے بنی مسائی کلچر کی اشیاء لوگ اپنے سفر کو یادگار بنانے کے لئے خرید کرتے ہیں۔

25/ اگست کو ہم تفریح کے لئے نیروبی سے 15 کلو میٹر دور Paradise Lost گئے۔ یہ نیروبی کے نواحی علاقے میں ایک قدرتی مقام ہے جس میں سیاحوں کی دلچسپی کے بہت سے مواقع ہیں۔ ایک جھیل خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔ قدرتی آبشار بھی ہے اور سٹون ایج کے غار بھی یہاں موجود ہیں۔ یہاں ایک احاطے میں کچھ جانور بھی رکھے گئے ہیں جس میں اونٹ، شترمرغ، لامہ اور گھوڑے شامل ہیں۔ خوبصورت پودے بالخصوص کیکٹس کی نادر اقسام قدرتی حسن میں اضافے کا باعث ہیں۔ پیراڈائز لاسٹ میں تفریح کے لئے داخلہ ٹکٹ لینا ضروری ہے۔ یہ یاد رہے کہ داخلہ ٹکٹ ہر جگہ مقامی لوگوں اور سیاحوں کے لئے بالکل مختلف ہوتا ہے مثلاً نیروبی نیشنل پارک کا ٹکٹ غیر ملکی سیاحوں کے لئے 60 ڈالرز اور مقامی لوگوں کے لئے تین ڈالر کے مساوی مقامی کرنسی ہے۔ پیراڈائز لاسٹ میں تفریح کے لئے زپ لائن کی سہولت بھی موجود تھی۔ یہاں غار قدرتی بنے ہوئے ہیں اور ان کے اوپر آبشار ہے۔ خوبصورت جھونپڑیاں قدرتی اشیاء سے بنا کر ان کے گرد بنچ رکھے گئے ہیں۔ یہ جھونپڑیاں خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ آپ بڑے آرام کے ساتھ تین چار گھنٹے اس تفریحی مقام پر گزار سکتے ہیں۔

ہماری سیر اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ 26/ اگست جمعۃ المبارک کا روز اور ہمارے قیام نیروبی کا آخری دن تھا۔ یہ دن ہم نے بھرپور گزارا۔ جمعہ سے قبل محترم امیر صاحب کے ساتھ ہم احمدیہ قبرستان نیروبی گئے۔ مشن ہاؤس سے اندازاً تین کلو میٹر کے فاصلے پر عین شہر کے اندر یہ قبرستان ہے جو تقریباً سو سال قبل احباب جماعت نے حاصل کیا تھا۔ اس کی تاریخی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب بھی مدفون ہیں جو جماعت کینیا کے بانی مبانی تھے۔ ان کی قبروں پر دعا کرنے کا موقع ملا۔ ان اصحاب کے تعارف پر مبنی ایک مضمون علیحدہ سے قلمبند کروں گا۔ ان شاء اللہ

جمعہ کا یہ دن میرے لئے بھی یادگاری تھا۔ محترم امیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ پڑھا دیں۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ ارض بلال میں پہلی بار اور پھر یہ کہ میں نے اردو میں خطبہ دیا اور ایک مربی عدنان ہاشمی صاحب اس کا ترجمہ سواحیلی میں ساتھ ساتھ کر رہے تھے۔ اعتصام بحبل اللہ، باہمی الفت و محبت اور خلفائے کرام کی جماعت سے محبت کو موضوع سخن بنایا۔

حضرت صاحب کے خطبہ کو سماعت کرنے کے بعد اس سفر کی آخری سیر کے لئے ہم Thika Water Falls دیکھنے روانہ ہوئے۔ یہ مقام Thika Highway A-2 پر نیروبی سے تقریباً 40 کلو میٹر دور واقع ہے۔ نیروبی مشن ہاؤس مورانگا روڈ پر ہے۔ بعد میں یہ روڈ Thika Highway بن جاتی ہے۔ اس پر 40 کلو میٹر کے فاصلے پر Blue Post Hotel ایک تفریحی مقام (Resort) ہے۔ اس مقام پر ایک خوبصورت تعمیر کردہ ہوٹل، اس سے ملحقہ مشہور آبشار Thika Falls اور ہوٹل کے ساتھ ایک Zoo ہے جس میں مختلف جانور رکھے گئے ہیں۔ آبشار Thika کا نظارہ بہت ہی خوبصورت ہے اور اس کے اردگرد کے مناظر، درخت اور پودے بہت ہی دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔ Huts نما بلو پوسٹ ہوٹل کا ڈیزائن قدرتی حسن کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ یہاں آپ دو تین گھنٹے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

27/ اگست ہماری واپسی کا دن تھا۔ نیروبی میں گزرا ہوا ایک عشرہ ہم نے بھرپور گزارا ہے۔ قدرت کے حسین نظارے اور مظاہر فطرت کا مشاہدہ، اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور صناعی سے اس کی حمد سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ قبل از دوپہر نیروبی ایئر پورٹ روانگی ہوئی اور یہاں ایئر عربیبہ کی فلائٹ سے شارجہ اور وہاں محض ایک گھنٹے کے وقفہ سے جو کہ جہاز کی تبدیلی میں ہی صرف ہوگیا تھا، فیصل آباد کے لئے اڑان بھری۔ فیصل آباد پہنچے تو تاریخ اور موسم بدل چکا تھا۔ ایئر پورٹ پر عزیزم ڈاکٹر عقیل ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ وہ ہمیں نیروبی کے لئے الوداع کہنے بھی فیصل آباد ایئر پورٹ آئے تھے۔ علی الصبح ہم بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔

مضمون کے اختتام سے قبل شکریہ احباب ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ شکر الٰہی تبھی ادا ہوتا ہے جب بندوں کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اس کے تحت سفری سہولت کاری اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمیں اس غیر ملکی سفر پر بھیجنے کے لئے سبھی بچے پرجوش تھے لیکن عزیزم واصف نے ہم سے مخفی رکھتے ہوئے اپنے تئیں طے کرلیا تھا کہ اسے اگر ایک اپلائی کردہ نئی اضافی جاب مل گئی تو وہ ہمارے سفر کینیا کے ٹکٹ ادا

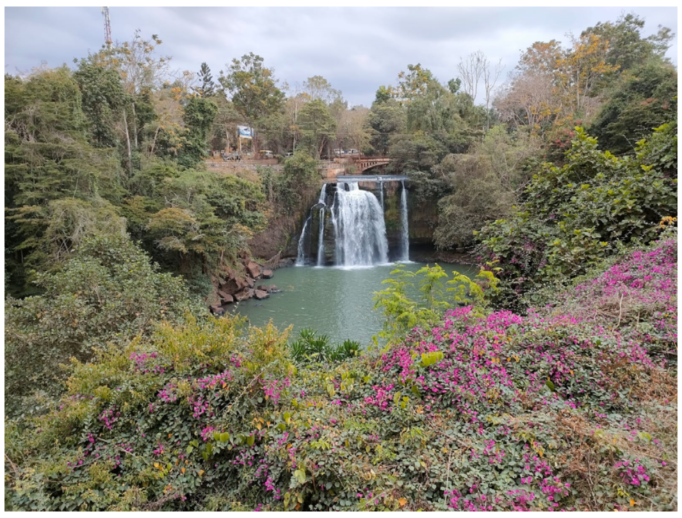

کرے گا۔ الحمد للہ کہ ہمارے ویزا آنے کے بعد اسے ایک غیر ملکی ایڈ پروگرام میں کنسلٹینسی مل گئی اور اس نے ہمارے ایئر ٹکٹس کے اخراجات ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ نیروبی میں ہمارے میزبان محترمی طارق محمود ظفر صاحب نے میزبانی کے ساتھ ہماری سیر و تفریح کے پروگرامز میں کمال سہولت کاری کا مظاہرہ کیا اور یہ فریضہ وہ ہمارے استقبال سے الوداع تک بڑی محبت کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ نیروبی قیام کے دوران ہماری ہمشیرہ عزیزہ خالدہ طارق اور اس کی بچیوں نے حق مہمان نوازی خوب ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کینیا کا قدرتی حسن اور یہاں کا خوبصورت موسم ہمیں مدتوں یاد رہے گا۔

غلامان مسیح کے نام پیغام

غلامان مسیح کنڈی ہلاتے کیوں نہیں ہو
در نصرت کھلے گا کھٹکھٹاتے کیوں نہیں ہو

کیوں ظلم عدو پرچپ کئے حیران بیٹھے ہو
دعا کو ہاتھ اب اپنے اٹھاتے کیوں نہیں ہو

ملی ہے معجزہ بن کر جو مہدی کے غلاموں کو
وہ شمشیر دعا ان پر چلاتے کیوں نہیں ہو

تمہارا ایک آنسو نار نمرودی پہ کافی ہے
جھڑی اشکوں کی پلکوں سے لگاتے کیوں نہیں ہو

بتایا تم کو مرشد نے تمہارا ایک مولا ہے
یہ روداد ستم اس کو سناتے کیوں نہیں ہو

وہ کہتا ہے میں آتا ہوں بلائے گر مجھے کوئی
مدد کے واسطے اس کو بلاتے کیوں نہیں ہو

وہ ہاتھی ابرہہ کے ہیں سہی ہو گا مگر تم بھی
ابابیلان مہدی ہو بتاتے کیوں نہیں ہو

دعا کی دیر ہے نصرت اتر آئے گی خالق کی
اٹھو سجدے مصلوں پر سجاتے کیوں نہیں ہو

لکھے اشعار نجمہ نے یہ اس کے دل کی باتیں ہیں
ترنم سے سر محفل سناتے کیوں نہیں ہو

کنیز بتول نجمہ

زرتشت منیر احمد خان۔ ناروے حال امریکہ

مکرم محمود احمد شاہد (بنگالی) مرحوم کا ذکرِ خیر

الفضل آن لائن مؤرخہ 17/ نومبر 2022ء میں یادِ رفتگان کے عنوان سے برادرم لئیق احمد چوہدری صاحب (آسٹریلیا) کا مضمون محمود احمد شاہد صاحب مرحوم (بنگالی) کے بارے میں پڑھا۔ بہت اچھے احسن اور بہترین الفاظ میں محمود احمد شاہد (بنگالی) مرحوم کے اوصافِ حمیدہ اور ان کا ذکرِ خیر کیا گیا ہے۔

محترم محمود بنگالی صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر اور خاکسار کے بہت پیارے دوست تھے۔ ہمارا بہت محبت کا تعلق رہا۔ مؤرخہ 23/ اپریل 2014ء کو ہمارے پیارے بھائی محمود صاحب اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان کی وفات کے دو دن بعد مؤرخہ 25/ اپریل 2014ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پورا خطبہ جمعہ ان کے خصائل اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

انتخاب صدر کے وقت محمود بنگالی صاحب کا نام غالباً پانچویں نمبر پر تھا۔ دوستوں کو حیرانی اس وقت ہوئی جب اگلے دن اعلان کیا گیا کہ حضور نے مکرم محمود احمد شاہد صاحب (بنگالی) کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔ انتخاب کے بعد ہی نماز فجر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا کے فرمایا کہ کثرت سے استغفار کرو اور درود پڑھو۔

لوگوں کا خیال تھا کہ محمود بنگالی صاحب کے لئے اتنی اہم ذمہ داری نبھانا مشکل ہوگا کیونکہ بیشتر احباب جماعت بالخصوص عہدیداران سے ان کی کوئی واقفیت نہیں تھی۔ بعد کے وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ خلیفۂ وقت کا فیصلہ کتنا بابرکت تھا۔ انتہائی پر آشوب دور میں انہوں نے بڑی جانفشانی اور حکمت سے کام کیا اور مجلس کی ہر کڑے وقت میں مناسب راہنمائی فرمائی۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ اور شہداء کے اہل و عیال کا بہت خیال رکھتے اور ان کی دلجوئی فرماتے رہتے۔

خاکسار اس وقت کراچی میں قائد ضلع خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔ جب بھی سندھ میں کوئی شہادت ہوتی تو ہم فوری طور پر کراچی سے خدام بھجتے۔ ہمارا خیال ہوتا کہ ہم سب سے پہلے پہنچے ہیں۔ لیکن حیرانی ہوتی جب ہم دیکھتے کہ صدر صاحب یا ان کا نمائندہ پہلے ہی سے وہاں موجود ہوتا۔ انہوں نے سندھ کے اسیرانِ راہِ مولیٰ اور شہیدوں کے لواحقین کو آسٹریلیا میں سیٹ کروانے کے لئے ذاتی طور پر بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی بہترین جزا سے نوازے۔

منصبِ خلافت کی عظمت اور حفاظت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے غالباً انتخاب سے اگلے سال کی بات ہے خیموں میں اجتماع تھا۔ خاکسار کو شوریٰ نے سب کمیٹی مال میں ممبر کی حیثیت سے تجویز کر دیا۔ اس سب کمیٹی کا اجلاس عموماً رات گئے تک جاری رہتا۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی طرف سے جماعت میں ''لاالٰہ الا اللہ'' کا ورد کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ فجر کی اذان سے قبل خدام نے ''صلِّ علیٰ'' بلند آواز کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا تا کہ خدام نیند سے بیدار ہو کر نماز فجر کے لے پنڈال میں آ جائیں۔ کچھ خدام نے ''لاالٰہ الا اللہ'' کے ساتھ قوالی کے انداز میں ''حق ھو'' کا نعرہ بھی لگایا۔ اس پر بنگالی صاحب جو میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔ بڑے غصّے میں اُٹھے۔ خیمے سے باہر گئے اور جو خادم ''حق ھو'' کا نعرہ لگا رہا تھا اس سے ناراضگی کا اظہار کر کے مناسب تنبیہ بھی کر دی۔

خلافت رابعہ کے انتخاب کے وقت خاکسار کو بحیثیت قائد ضلع کراچی ارشاد فرمایا کہ کچھ خدام لے کر فوری طور پر ربوہ پہنچو اور مسجد مبارک کے بیرونی حصّہ کی سیکورٹی سنبھال لو۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مفوضہ فرائض احسن رنگ میں سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خلافتِ خامسہ کے انتخاب کے موقع پر آسٹریلیا سے بحیثیت امیر، لندن تشریف لائے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ لیکن منصبِ خلافت کی حفاظت کے لئے انہیں بہت ہی مستعد اور پر جوش پایا۔ خلافتِ رابعہ اور خلافتِ خامسہ کے انتخاب کے مواقع پر انہیں شیر کی طرح خلیفۂ وقت کی حفاظت کے لئے چوکس پایا۔

جب بھی کراچی تشریف لاتے تو عاجز کے غریب خانہ پر قیام فرماتے اور پھر خاکسار کے مشورہ کے مطابق پروگرام وضع کرتے اور مجالس کا دورہ فرماتے۔ دکھ اور تکلیف میں دلاسہ دیتے۔ بہت پیار اور ہمدردی کا سلوک فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

1985ء کی بات ہے۔ خاکسار پر ایک جھوٹا کیس بنا کر پولیس کی طرف سے مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی۔ آپ کراچی تشریف لائے ہوئے تھے ان کا سندھ کی مجالس کے دورہ کا پروگرام تھا انہوں نے وہ پروگرام ملتوی کر دیا اور فرمایا کہ میں یہاں زرتشت کے گھر پر رہوں گا تا کہ اس کے بچوں کو تسلّی رہے اور میں خود اس سارے معاملے (کورٹ میں پیشی وغیرہ) کی نگرانی کروں گا۔ چنانچہ آپ نے سندھ کا دورہ منسوخ کر دیا اور کراچی میں قیام کی توسیع کر لی۔

میرے خلاف مقدمہ کے لئے کوشش کے عرصہ میں محترم محمود بنگالی صاحب کی محبت، تسلّی اور پیار کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ان سے متعلق بے شمار واقعات ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے میں چھوڑتا ہوں۔ ان کا تمام عرصۂ صدارت جماعت پر ابتلاء اور آزمائش کا دور تھا اس دوران آپ کو نمایاں اور مثالی خدمات کی توفیق ملی۔ یہ کامیاب دورِ صدارت اس امر کا ثبوت ہے کہ خلیفۂ وقت کا فیصلہ ہمیشہ درست ہوتا ہے اور اسے الٰہی تائید حاصل ہوتی ہے۔ آپ خاموش اور سلیقہ مند کام کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔ ساری عمر خلافت اور نظامِ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص اور وفا سے اپنے فرائض بجا لاتے رہے۔ بہر حال جب آپ کے اس عالمگیر

صدارت کا دور ختم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انہوں نے ایک بڑا عاجزانہ خط بھیجا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ

''آپ نے خط میں خوامخواہ شرمندگی کا اظہار کیا ہے۔ شرمندگی کی کیا بات ہے۔ آپ نے تو ماشاء اللہ بہت اچھا دور نبھایا ہے۔ بڑے مشکل حالات میں بڑی عمدگی، حکمت اور بہادری کے ساتھ کام کیا ہے۔ اللہ مبارک کرے۔ اسی لئے تو آپ کو انصار اللہ میں جانے کے باوجود خدمت کا موقع ملا۔ (ان کو ایک سال کی توسیع دی گئی تھی۔) اگر آپ نااہل ہوتے تو ہرگز ایسا نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو ہمیشہ سلسلے کا بے لوث خادم بنائے رکھے اور بہترین خدمات کی توفیق پاتے رہیں۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں ان کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''آپ نے اسیران کی بہبود کے لئے بہت عمدہ کام کیا ان کی رپورٹس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا یہ ارشاد بھی تھا کہ ''آپ کی رپورٹ بابت بہبودی اسیران موصول ہوئی۔ آپ ماشاء اللہ بڑی حکمت اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔''

اور واقعی انہوں نے اس زمانے میں اسیران کی بڑی خدمت کی۔ 1984ء کا جو قانون تھا یہ اس کا ابتدائی دور تھا اور سینکڑوں کی تعداد میں اسیران کلمہ کی وجہ سے جیل میں جا رہے تھے۔ اس زمانے میں خدام الاحمدیہ اور صدر خدام الاحمدیہ نے کافی کام کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق احمدیوں کو آسٹریلیا کے سبھی بڑے بڑے شہروں میں بسایا گیا۔ چنانچہ اب ہر سٹیٹ کے کیپیٹل میں مضبوط جماعت قائم ہے اور وسیع و عریض خوبصورت مساجد اور مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ سڈنی میں بھی مسجد بیت الہدیٰ کے علاوہ خلافت سنٹینری ہال اور مشن ہاؤس بھی ہے اور ایک گیسٹ ہاؤس ابھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح برسبین (Brisbane) میں مسجد بنی۔ میلبرن (Melbourne) میں مسجد بنی۔ ایڈیلیڈ (Adelaide) میں مسجد محمود ہے۔ کینبرا (Canberra) میں مسجد کے لئے

بقیہ صفحہ 10 پر

رپورٹ: وسیم احمد۔ صدر جماعت سالزبرگ

وقارِ عمل بر موقع سال نو

جماعت احمدیہ سالزبرگ، آسٹریا

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں۔ اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ۔ یعنی محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔آنحضرت ﷺ پر لاکھوں درود اور سلام ہوں آپ چھپ چھپ کر غریبوں اور لاوارثوں کی مدد فرماتے خود بکریوں کا دودھ دوہتے اور اپنے جوتے مرمت کرتے تھے۔ کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے میں کبھی جھجک محسوس نہ فرمائی اور اسی کا درس اپنے صحابہ کو فرماتے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ وقارعمل کی تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوئے ہیں ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرے غلامی کو قائم رکھنی والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔ جب دنیا میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ کام کرنا اور نکما نہیں رہنا اور کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھنا تو اس طرح کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا جو غلامی چاہتا ہو۔

(الفضل 17/ مارچ 1939ء)

قارئینِ کرام !دنیا بھر میں جماعت احمدیہ سال نو کے موقع پر حسبِ روایت وقارعمل کا اہتمام کرتی ہے۔اِمسال سالزبرگ میں COVID 19کے وبائی حالات کے بعد سرکاری سطح پر آتش بازی کی تقریب منعقد کی گئی جس کے معاً بعد احباب جماعت احمدیہ سالزبرگ نے آتش بازی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے کوڑا کرکٹ کو اکٹھا کرنے میں مقامی انتظامیہ کو اپنی خدمات پیش کیں۔

حسبِ پروگرام مؤرخہ یکم جنوری 2023ء کو Lehenچرچ سے منسلک ہال میں اجتماعی نماز تہجد و نماز فجر ادا کی گئیں جس کے بعد درس کا بھی اہتمام کیا گیا اس کے فوراً بعد تمام خدام و انصار پہلے سے مقرر شُدہ مقام سالزبرگ شہر کے وسط میں بہنے والے Salzachدریا کے پُل Lehener Brücke پر اکٹھے ہوئے اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ (مکرم قمر دین فاروق صاحب) نے احباب میں صفائی کا سامان بشمول جیکٹس، دستانے، کوڑا اکٹھا کرنے کیلئے بیگز تقسیم کیےاور ٹیموں کی تشکیل دی۔ وقارِ عمل کا آغاز صدر صاحب جماعت سالزبرگ (مکرم وسیم احمد صاحب) نے دُعا سے کروایا۔

وقارِ عمل دریا کے دونوں اطراف 4.4 کلومیٹر فاصلے تک Nonntaler Brücke پُل تک مکمل کیا گیا۔تمام خدام وانصار نے بڑی محنت سے آتش بازی کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالے کوڑا کرکٹ کو دریا کے دونوں کناروں سے اکٹھا کیا اور بیگز میں بھر کر متعین کردہ جگہوں پر پہنچایا۔ وقارِ عمل دو گھنٹے سے زائد جاری رہا۔ وقارعمل کے بعد تمام احباب نے مل کر ناشتہ کیا آخر میں مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سالزبرگ نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد احمدیہ مسلم جماعت سالزبرگ کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی اور یہ پریس ریلیز مع تصاویر مقامی اخبارات کو بھجوائی گئی۔اسی طرح سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے ٹویٹر اور فیس بُک پر بھی اس وقارِعمل کی پریس ریلیز مع تصاویر پوسٹ کی گئیں۔لوکل میونسپل کارپوریشن کے نمائندہ Christian Bleiblerنے بذریعہ ای میل احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا نیز وقارعمل کی تعریف کرتے ہوئے جماعتی خدمات کو سراہا اور آئندہ مستقبل میں بھی جماعت سے تعاون کی درخواست کی۔ اس طرح وقارعمل کے ذریعہ اللہ کے فضل سے جماعت کے بارہ میں کثیر تعداد میں لوگوں کو تعارف ہوا اور جماعت کی خوبصورت اور پُرامن تعلیمات کا پیغام پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آئندہ بھی احمدیہ مسلم جماعت سالزبرگ کو خدمت انسانیت کے کام بہتر سے بہتر رنگ میں کرنے کی سعادت نصیب کرتا چلا جائے۔آمین

بقیہ: مکرم محمود احمد شاہد...... از صفحہ 9

قطعہ زمین کے لئے کوشش ہو رہی تھی جلد مل جائے گا۔۔۔ میں نے خدام الاحمدیہ میں بھی ان کے ماتحت کام کیا ہے۔ بڑے کھلے ہاتھ سے اپنے ماتحتوں سے کام لیا کرتے تھے۔ کام کرنے کا ان کو موقع دیتے تھے اور پھر قدر دانی بھی کیا کرتے تھے اور خلافت کے بھی ایسے سلطان نصیر کہ جس کی مثالیں کم کم ملتی ہیں اس کا تو میں نے شروع میں ہی ذکر کر دیا ہے۔ ان کے جانے سے گو آسٹریلیا جماعت میں ایک خلاء پیدا ہوا ہے لیکن الٰہی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ خود سنبھالتا ہے اور ان خلاؤں کو خود پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان جیسے سلطان نصیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے جو خلافت کے باوفا بھی ہوں، جاں نثار بھی ہوں اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہلیہ اور بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو اور انہیں بھی توفیق دے کہ اپنے باپ کی طرح ایمان و ایقان میں مضبوط ہوں اور خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔‘‘

عبد الکریم قدسی صاحب اپنے اشعار میں آپ کے اخلاص و ایمان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’پروانۂ خلافت مہدی‘‘ بصد خلوص
مہر و وفا کے گیت سناتا چلا گیا
ہر لحظہ وہ تھا گوش بر آواز مردِ حق
سرتاپا وہ فدائی و عاشق امام کا
مرشد نے اس کو مردِ مجاہد کی دی سَند
’’یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا‘‘
وہ سلسلہ کا خادمِ ادنیٰ بھی اعلیٰ بھی
دینِ متیں پہ چاند سی، دنیا کو تک دیا
قدسی امام وطن کا بن کے رہا غلام
خادم تھا، طفل تھا یا وہ انصار میں رہا

ایڈیٹر کے نام خط

مکرمہ عائشہ چوہدری۔جرمنی سے لکھتی ہیں:

7/ جنوری 2023ء کے اداریہ کے تحت صفیہ بشیر سامی صاحبہ کی تحریر’’ دو دن کی ہے کہانی نفرت سے نہیں جینا ‘‘بہت مؤثر اور سچ پر مبنی تحریر تھی۔ واقعی زندگی کے دو دن کیا ہم دن رات محنت کر کے جائیدادیں بنانے میں گزار دیتے ہیں کہ آئندہ ہمارے بچوں کے کام آئیں گی لیکن بعض اوقات وہی جائیدادیں بہن بھائیوں میں نفرت کا باعث بن جاتی ہیں۔ دوسرا حساس موضوع ساس، بہو، بیٹا اور والدین بھی حقیقت ہے۔ بیشک ساس ماں نہیں ہوتی اور بہو بیٹی نہیں ہوتی لیکن ماں اور بیٹی جیسی تو ہوسکتی ہیں۔ دو دن کی زندگی میں ایک دوسرے کے لئے یہ رشتے سمجھ کر محبتیں تو بانٹی جاسکتی ہیں۔ گاڑی کی اگلی سیٹ پر ماں بیٹھے یا بیوی، سیٹیں تو دونوں ہی آرام دہ ہیں اور سفر بھی بیٹے اور خاوند کے ساتھ ہی ہے۔ بات صرف آپ کی سوچ کی ہے۔محبت کریں محبت پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دعا کا تحفہ

صبح و شام کی دعا

حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح اور شام کچھ دُعائیہ کلمات ضرور پڑھتے تھے۔ اُن میں سے ایک دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ الۡعَافِيَةَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ، وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ، اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِیۡ، وَآمِنۡ رَوۡعَاتِیۡ، اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَمِیۡنِیۡ وَعَنۡ شِمَالِیۡ وَمِنۡ فَوۡقِیۡ، وَاَعُوۡذُ بِعَظۡمَتِكَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما یقول إذا أصبح)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ مولیٰ! مَیں تجھ سے اپنے دین و دنیا، مال و گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور مَیں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ مَیں نیچے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 112-113)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

صہیب احمد

ڈاکٹر فرائیڈرک سیموئیل ہانیمن

علاج بالمثل یعنی ہومیو پیتھک کا جب بھی ذکر ہو گا تو اس طریقہ علاج کے بانی ہانیمن کا تذکرہ بھی یقیناً ہو گا۔ انہوں نے سالہا سال کی تحقیق و جستجو کے بعد بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ آج ساری دنیا میں یہ طریقہ علاج مقبول ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ہانیمن کے طریقہ علاج کو دوسرا عظیم ترین تھیراپیوٹیک (امراض کی روک تھام) سسٹم قرار دیا ہے۔ اسی عظیم ہانیمن کا یوم ولادت ہر سال 10/ اپریل کو جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ ہانیمن نے انیسویں صدی کے ابتداء میں بہت شہرت پائی نہ صرف امریکہ میں جہاں آج بھی ہومیو پیتھک معالج ملتے ہیں بلکہ پورے یورپ میں ہومیو ادویات بڑی مقدار میں بلا روک ٹوک استعمال کی جا رہی ہیں۔ ہانیمن نے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ جس سے ہزاروں مریض بفضل تعالیٰ سے شفا پا رہے ہیں۔ ہومیو پیتھی کے بانی غیر معمولی، عالم فرائیڈرک سیموئیل ہانیمن میسن سکیسونی میں 10/ اپریل 1755ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے والد اور میسن سکیسونی کے سٹی سکول سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیمی زندگی میں ہی کافی غیر ملکی زبانوں میں مہارت حاصل کرنا شروع کر دی۔ ویانا میں ہانیمن کو برون جوزف وان کورین (1733ء - 1814ء) جو ملکہ ماربر تھریسا (1717ء - 1780ء) کا تاحیات طبیب اور ہسپتال کے سربراہ کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ 1781ء میں ہانیمن ڈاکٹر آف میڈیسن بن گیا اور اس نے روایتی ایلو پیتھک ادویات پر کام شروع کر دیا۔ شادی کے ابتدائی سالوں میں اپنے گھریلو اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اس نے پریکٹس شروع کر دی تھی ساتھ ہی سائنسی اور طبی کتب کا ترجمہ بھی کرتا رہا۔ 1784ء میں ''جلدی امراض'' پر ایک کتاب لکھی جس میں بتایا گیا کہ زخموں کے علاج اور ہڈیوں کو گلنے سڑنے سے کیسے بچایا جائے۔ 1787ء میں شراب کی جعلسازی کو جانچنے کا طریقہ ایجاد کیا اس کا یہ تجربہ مقبولیت حاصل کر گیا۔ ہانیمن کی ایلو پیتھک پریکٹس کا دورانیہ تقریباً 10 سالوں پر محیط تھا۔ اس دوران اس نے ہر ممکن حد تک ایلو پیتھک ادویات کا کم استعمال کرتے ہوئے ورزش اور مناسب خوراک کا استعمال کرایا اور مریض کو اضافی تکالیف سے بچایا۔ 1790ء میں اس نے اپنی ایلو پیتھک پریکٹس کو مکمل طور ختم کر دیا اور خود کو کیمیا اور تصانیف کیلئے وقف کر دیا۔ اسی دوران اس نے ریڈن برگ کے طبیب ولیم کولن کے ایک میٹریا میڈیکل کے ترجمہ کے دوران پڑھا کہ دوا سنکونا (چائنہ یا کونین) ملیریا بخار کے علاج میں مفید ہے۔ لہٰذا ہانیمن نے سنکونا کے اثرات کا خود پر تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ دریافت کیا کہ سنکونا کھانے سے جو اثرات یا علامات اس کے اندر پیدا ہوئیں وہ ملیریا جیسی تھیں۔ دوائی چھوڑنے کے چار روز بعد یہ علامات خود بخود ختم ہو گئیں اس Like Cure like علاج بالمثل ہانیمن نے اپنی اس نئی دریافت کو ہومیو پیتھی کا نام دیا۔ 1805ء میں ہانیمن نے 27 ادویہ کے اپنے اوپر تجربات ایک لاطینی کتاب میں بیان کئے۔ اس کے نظریے کے مطابق ان ادویات کی آزمائش ایک صحت مند جسم پر کی جا سکتی ہے۔ اس نے سارے تجربات خود پر کئے اور 1807ء میں اس نے اپنے طبی نظام کو ہومیو پیتھی کا نام دیا۔ ہانیمن نے انسان کو مکمل طور پر فوقیت دی اور اس کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی پر زور دیا۔ 1799ء میں اس نے مریضوں کے باقاعدہ ریکارڈ لکھنے شروع کئے۔ ہومیو پیتھی پر ہانیمن کا دوسرا بڑا تحقیقی کام چھ جلدوں پر مشتمل ''میٹریا میڈیکا پیورا'' 1811ء اور 1821ء کے درمیان شائع ہوا۔ جس میں 66 ادویات شامل کی گئی تھیں اس کو ''خاص ادویہ سازی کا نظریہ'' کا نام دیا گیا اس میں اس نے ہر دوائی کا اثر بیان کیا۔ 1829ء میں ہانیمن نے اپنی ڈاکٹری کی ڈگری کی پچاسویں سالگرہ منائی۔ 400 معالجین نے اس کے منانے کے لاطینی پروگرام پر دستخط کئے اور اسی سال جرمنی ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی تنظیم بنائی گئی۔ 1831ء میں جب پورے یورپ کے ایک بڑے حصہ میں ہیضہ کی وباء پھوٹ پڑی تو روایتی ادویات بے کار ثابت ہو رہی تھیں تو ہانیمن نے ہومیو پیتھی طریقہ علاج اور ہیضہ کے بارے میں ضمیمہ شائع کیا ان کی تجاویز اور احتیاطی تدابیر سے بہت سے مریضوں کو شفاء ملی۔

1832ء میں لیپزگ میں پہلے ہومیو پیتھک ہسپتال کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے ایک جستجو کا دروازہ کھول دیا۔ 1819ء میں آسٹریا کے علاقہ جات میں ہومیو پیتھک پریکٹس پر قانونی طور پر پابندی عائد کر دی گئی۔

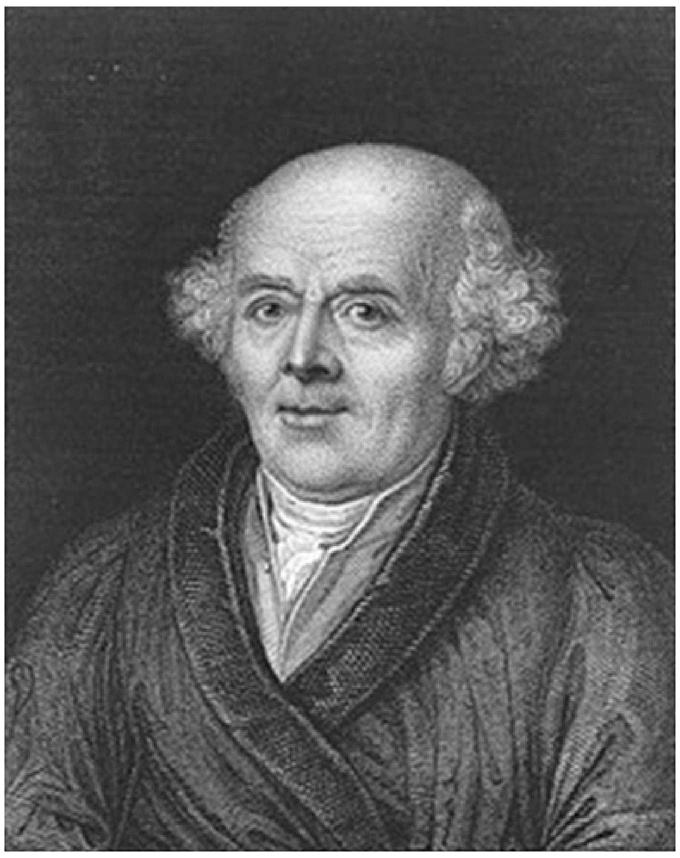

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف ضیاء۔ نیشنل صدر و مبلغ انچارج آسٹریا یہ افسوس ناک اعلان بھجواتے ہیں:

خاکسار کی بھابھی جان محترمہ آمنہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد اکرم صاحب مؤرخہ 5/ جنوری 2023ء کو دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

موصوفہ محترم خواجہ محمد رمضان مرحوم درویش قادیان کی صاحبزادی اور محترم خواجہ عبد العزیز مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کی بہو تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقامی طور پر جنازے کی ادائیگی کے بعد میت ربوہ لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہوئیں۔ آپ انتہائی عبادت گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد میں باقاعدہ، قرآن مجید سے محبت کرنے والی اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت وعقیدت کا تعلق رکھنے والی، لازمی اور طوعی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے والی تھیں۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی حسب وعدہ چندہ ادا کر دیتیں۔ انتہائی بہادر اور نڈر داعی الیٰ اللہ تھیں۔ جماعت کے خلاف کبھی کوئی بات سننا گوارا نہ کرتیں۔ اپنے میاں کی طرح طب کے پیشے سے منسلک تھیں۔ انتہائی غریب پرور اور ناداروں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ ضرورتمند مریضوں کا مفت علاج کرتیں اور ادویات فراہم کرتیں۔

پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور شادی شدہ ہیں۔ بڑی بیٹی عزیزہ عطیۃ الکریم مقیم امریکہ، دوسری بیٹی عزیزہ بشریٰ قرۃ العین اہلیہ عزیزم ناصر احمد حال مقیم امریکہ اور چھوٹی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر طیبہ اکرم زوجہ ڈاکٹر ثاقب محمود صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ (بفضل خدا دونوں وقف نَو کی تحریک میں شامل ہیں)۔ اکلوتا بیٹا عزیزم ڈاکٹر عطاء المنعم نیورو سرجن ہے۔ میرے ساتھ ان کا سلوک انتہائی مشفقانہ اور ماں کی طرح تھا، جو تادم آخر قائم دائم رہا۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عمران محمود۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ

رپورٹ 17 روزہ تربیتی کلاس

MWANZA اور GEITA ریجنز تنزانیہ

ہمارا ریجن MWANZA خدا کے فضل سے جماعتی لحاظ سے پرانا ریجن ہے اور اکثر احباب جماعتی روایات سے واقف ہیں تاہم تربیت کی اور علم میں اضافے کی ضرورت تو ہمیشہ رہتی ہے۔ خاص طور پر نئی نسل کو۔ اسی طرح ہمارا دوسرا ریجن GEITA پانچ سال پرانا ہے مگر یہاں خدا کے فضل سے ہر روز نئے لوگ جماعت کی آغوش میں آرہے ہیں۔ اکثر احباب چونکہ غیر مسلم تھے اس لیے احمدیت قبول کرنے کے بعد اسلامی تعلیمات سیکھانا اور خاص طور پر ایسے لوگ تیار کرنا جو اپنی جماعتوں میں واپس جاکر امام بن کر نمازیں اور جمعہ پڑھا سکیں بہت ضروری تھا۔ اس ضرورت کے پیش نظر مکرم امیر صاحب تنزانیہ کی ہدایات کے مطابق ان نومبائعین کو نظام جماعت سے جوڑنے کے لیے کلاسز لگائی جاتی ہیں۔ ان کلاسز کے ذریعے انصار، خدام اور اطفال کو نماز سادہ، چند سورتیں، بنیادی دینی معلومات اور نماز جمعہ کی امامت کرانے کا طریق سکھا کر مقامی جماعتوں میں نماز اور نماز جمعہ پڑھانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ

حاضری

الحمد للہ اس کلاس میں موانزا ریجن سے 12 اور گیٹا ریجن سے 14 انصار، خدام اور اطفال کل 26 احباب باقاعدہ شامل رہے اور باقی 34 احباب وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے اس طرح کل شاملین کی تعداد 60 رہی۔ الحمد للہ

قرآن کلاس

اس کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کرکے۔ 13 احباب جن کو ہم نے نماز سادہ سکھا دی تھی یا ان کی غلطیاں دور کروا کر اور یہ تسلی کرکے کہ ان کو جماعت کا بنیادی تعارف ہے انہیں قرآن کریم سکھانے کے لیے یسرنا القرآن سے شروع کروایا گیا اور باقی احباب کی الگ کلاس لگائی گئی۔ بعض احباب کے لیے عربی الفاظ کی ادائیگی بہت مشکل تھی مگر ہم ایک ایک لفظ کو بعض اوقات کئی کئی دفعہ دہراتے تھے اور طلباء نے بھی خدا کے فضل سے دن رات محنت کی اور یسرنا القرآن مکمل پڑھ لیا۔ اس کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کروایا گیا۔ اس کے بعد اپنے طور پر بھی دن رات محنت کرتے رہے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کی تعلیم کے مطابق کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے کے ماتحت پڑھنے والے اور پڑھانے والے دونوں ہی مسلسل محنت کرتے رہے۔ طلباء کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ آج آپ فرمان نبوی کے مطابق قرآن سیکھ کر بہترین ہیں اور اپنی جماعتوں میں واپس جاکر آپ سکھائیں گے تو بھی بہترین ہوں گے کیونکہ ’’خیرکم من تعلم القرآن و علمہ‘‘ اس خیال کے پیش نظر کہ طلباء ہمت نہ ہار جائیں ان کو قرآن سیکھنے کی اہمیت و برکات سے آگاہ کرکے تحریک بھی کی جاتی رہی۔ الحمد للہ 9 طلباء نے قرآن کریم مکمل کرلیا۔ اس دن طلباء کی خوشی دیکھنے والی تھی اور پڑھانے والوں کی بھی۔ 4 طلباء مکمل نہ کر سکے۔

امتحان

کلاس کے آخر پر تمام شاملین کا امتحان بھی لیا گیا خاص طور پر یسرنا القرآن میں قرآن پڑھنے کے جو اصول اور قواعد بتائے گئے ہیں وہ اچھی طرح یاد کروا کر سنے گئے۔

نصاب

قرآن کلاس کے ساتھ ساتھ درج ذیل عناوین پر گفتگو کی گئی:

1. ہستی باری تعالیٰ
2. مذہب کی ضرورت و اہمیت
3. احمدیت کی برکات
4. سیرت النبی ﷺ
5. سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
6. خلافت
7. نماز سادہ
8. خطبہ جمعہ پڑھانا
9. مالی قربانی کی برکات

تربیتی عناوین

1. نماز باجماعت
2. نماز جمعہ
3. تقویٰ و طہارت
4. خدمت دین کی اہمیت وغیرہ

تفریحی پروگرام

شاملین کلاس میں شوق و دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے پہیلیاں اور لطائف سنانے کا بھی وقت دیا جاتا تھا۔

سوال وجواب

تعلیم وتربیت کے لیے سوال و جواب کا پروگرام روزانہ ایک گھنٹے کا رکھا گیا تھا۔

کلاس کے دوران نماز پڑھانے کی ڈیوٹی بھی شاملین کلاس کی تھی تا کہ عملی طور پر ان کی مشق اور اصلاح ہو سکے۔

گزشتہ ماہ بننے والی ایک نئی جماعت کی نمائندگی

گزشتہ ماہ بننے والی ایک جماعت CHANIKA جو ہماری پرانی جماعتوں سے بہت زیادہ فاصلے پر ہے اور معلم صاحب کو لمبا سفر کرکے جمعہ پڑھانے جانا پڑتا تھا اگرچہ وہ سب لوگ پہلے مسلمان تھے مگر کسی کو بھی جمعہ پڑھانا نہیں آتا تھا۔ وہاں سے ایک خادم حسین جعفر صاحب نے اسی سال فارم 4 کا امتحان دیا ہے وہ کلاس میں شامل ہوئے اور بڑی محنت سے کلاس میں جو بھی پڑھایا گیا اسے یاد کیا اور قرآن بھی مکمل کیا اب وہ اس گاؤں میں امام الصلوۃ ہوں گے۔ الحمد للہ

صدر جماعت جن کی عمر 61 سال تھی وہ بھی شامل ہوئے اور قرآن

کریم مکمل کرنے کی سعادت پائی دوسری طرف ایک طفل جس کی عمر 8 سال ہے کو بھی قرآن کریم مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

شاملین کلاس کا اظہار خیال

مجموعی طور پر سب شاملین بہت خوش تھے اور ایک بات سب کر رہے تھے کہ کلاس کا دورانیہ زیادہ ہونا چاہیئے اور یہ کہ کلاس میں شامل ہونے سے قبل ہمیں دینی معلومات نہ ہونے کے برابر تھی اب ہم نے بہت کچھ سیکھا اب ہم جب بھی کلاس ہوئی خود بھی شامل ہوں گے اور دوسروں کو بھی تحریک کریں گے کہ اس میں ضرور شامل ہوں۔

تقریب آمین

اس کلاس میں شاملین میں سے 9 احباب جن کو قرآن کریم مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے آخر پر اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا اس میں تمام شاملین کو کتب انعام میں دی گئیں اور قرآن کرم مکمل کرنے والوں کو اسناد دی بھی دی گئیں۔ خاکسار نے قرآن کریم مکمل کرنے والوں سے قرآن کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی اس موقع پر خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ممبران اور ریجنل صدر صاحب نے بھی طلباء کو نصائح کیں۔ قرآن پڑھانے کی توفیق خاکسار کے علاوہ خاکسار کے بیٹے نعمان محمود اور معلم یاسین صاحب کو ملی۔ جن کی آمین ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں:

1-IDDY PETRO
2-YASIN SAIMON
3-JABIR BAKAR
4-ABID SELEMAN
5-HUSAIN JAFAR
6-RAMADHAN SAID
7-ATHUMANMASELE
8-MUHAMAD MAHDILLAH
9-IDRISSA PAUL

اللہ تعالیٰ جملہ مساعی کو قبول فرمائے۔ کارکنان اور شاملین کو علم وعمل میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

شکیل احمد۔ مبلغ سلسلہ و افسر جلسہ سالانہ ٹوگو

جلسہ سالانہ ٹوگو 2022ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد احباب جماعت کی علمی، اخلاق اور روحانی تعلیم و تربیت بیان فرمایا۔ چنانچہ اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس جماعتی روایت کے مدنظر جماعت احمدیہ ٹوگو کو اپنا 12 واں جلسہ سالانہ 24 تا 26/ دسمبر 2022ء ''مہدی آباد'' میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

امسال جلسہ سالانہ کی خاص بات جماعت احمدیہ ٹوگو کی تاریخ میں پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ٹوگو کے لئے پیغام عطا فرمانا تھا۔ دوسرا ابر رحمت اس رنگ میں برسا کہ جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کے موقع پر بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے سامنے نصب سکرین پر دیگر ممالک کے جلسوں کے ساتھ شاملین جلسہ سالانہ ٹوگو کو بھی ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ منظر جماعت احمدیہ ٹوگو کے لئے ایک تاریخی منظر تھا۔ احباب جماعت کی خوشی اور جذبات خارج از بیان ہیں۔

گزشتہ دو سال کورونا کی وباء کی وجہ سے جلسہ سالانہ کا انعقاد نہ ہوسکا تھا۔ چنانچہ احباب جماعت میں جلسہ میں شرکت کے لئے جوش و جذبہ عروج پر تھا۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ کا موضوع ''امن انسانیت کی ضرورت ہے'' رکھا گیا۔

جلسہ کی تیاری کے لئے ماہ اکتوبر میں ہی پروگرام جماعتوں میں ارسال کر دیا گیا۔ ماہ نومبر میں کمیٹی جلسہ سالانہ کی میٹنگ ہوئی جس میں ناظمین کو ان کی نظامتوں سے متعلق آگاہی دی گئی۔ جلسہ گاہ کی تیاری کا کام ایک ماہ قبل ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ مختلف جماعتوں سے آئے خدام نے متعدد وقار عمل کے ذریعے نہایت محنت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے لئے زمین تیار کی جو کہ دو سال جلسہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک جنگل کا منظر پیش کر رہی تھی۔ جلسہ شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل مکرم حافظ منور احمد قمر صاحب صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ ٹوگو نے دعا کے ساتھ ڈیوٹیز کا باقاعدہ افتتاح کروایا۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہیں بنائی گئیں۔ رہائش گاہیں تیار کی گئیں۔ عارضی غسل خانے وغیرہ بنائے گئے، مختلف نظامتوں کے ٹینٹ لگائے گئے۔ راستوں اور جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش بینرز اور مختلف قسم کی جھنڈیوں سے کی گئی۔ جلسہ گاہ کا ایک خوبصورت داخلی دروازہ بنا کر اس پر لائٹنگ کی گئی جو کہ جلسہ گاہ کے نیشنل شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے، دور سے ہی ایک دلفریب منظر پیش کر رہی تھی۔

23/ دسمبر 2022ء جمعۃ المبارک کی شام سے جماعتوں سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا جو کہ رات گئے تک جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

24/ دسمبر 2022ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو کہ صدر و مبلغ انچارج ٹوگو مکرم حافظ منور احمد قمر صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم کوماتے محمد صاحب نے نماز باجماعت کی اہمیت پر درس دیا۔

جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز صبح نو بج کر تیس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ لوائے احمدیت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ٹوگو نے لہرایا جبکہ ٹوگو کا پرچم مکرم آفوموسیٰ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت ٹوگو نے لہرایا۔ بعد ازاں ٹوگو کا قومی ترانہ پڑھا گیا اور دعا کے ساتھ احباب جماعت جلسہ کے پنڈال میں تشریف لے آئے۔ جلسہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ٹوگو نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کے سنایا۔ یہ جماعت احمدیہ ٹوگو کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت جلسہ سالانہ ٹوگو کے لئے پیغام عطا فرمایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ٹوگو نے افتتاحی تقریر پیش کی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں خاکسار کو ''جلسہ سالانہ کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ پہلے اجلاس کا آخری پروگرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ریکارڈ ڈ خطبہ جمعہ سننا تھا جس کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

نمازوں اور کھانے کے وقفے کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز سہ پہر 3 بجے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت ہوا۔ اس نشست میں ریجن کی سیاسی و سماجی شخصیات کو دعوت دی گئی تھی۔ تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جلسہ سالانہ کے عنوان کی مناسبت سے پہلی تقریر مکرم کریم عبد الامین صاحب معلم سلسلہ ٹوگو نے ''امن انسانیت کی ضرورت ہے'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد جلسہ کے مہمانوں میں شامل مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور ریجنل پولیس کمشنر کے نمائندے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان سب نے جلسہ کے موضوع کو سراہا اور کہا کہ تمام دنیا کو اسلام کے امن کے پیغام اور جہاد کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد مکرم آوا بشیر صاحب معلم سلسلہ نے ''اسلام میں عورت کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے ساتھ دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

اسی دوران زنانہ جلسہ گاہ میں لجنہ اماء اللہ ٹوگو کے علیحدہ اجلاس کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل موضوعات پر تقاریر کی گئیں:

1. گھر میں ایک عورت کا مقام اور اس کی ذمہ داریاں
2. تربیت اولاد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ
3. لجنہ اماء اللہ کے قیام کے مقاصد

نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز فجر مکرم مومیا یونس صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت پر درس دیا۔

صبح نو بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی بصدارت مکرم بولاتیتو ادریس صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور فرانسیسی ترجمہ کے بعد منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم آدم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو نے ''خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سننے کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی اور اطفال نے قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان سے براہ راست خطاب بذریعہ ایم ٹی اے سنا گیا۔ اس دوران جلسہ سالانہ ٹوگو کے مناظر بھی براہ راست ایم ٹی اے کی سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے سامنے نصب سکرین پر جلسہ سالانہ ٹوگو اور دیگر ممالک کے جلسوں کے مناظر براہ راست ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یہ منظر احباب جماعت ٹوگو کے لئے ایک تاریخی منظر تھا۔ احباب جماعت کے جذبات اور خوشی دیدنی تھی جس کا بیان الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ ٹوگو کے تیسرے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد سہ پہر تین بجے جلسہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم سوکلو محمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ ٹوگو کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و فرانسیسی ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر ''اسلام ایک امن کا مذہب ہے'' کے موضوع پر مکرم عبدو یعقوبو صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ بعد ازاں دوسری تقریر مکرم ماما بیلو صاحب معلم سلسلہ نے ''جہاد کی حقیقت'' اور تیسری تقریر مکرم آترو ظفر اللہ صاحب نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر کی جس کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد کے اجلاس میں چار مقامی زبانوں میں گزشتہ دو روز کی کاروائی کے خلاصے پیش کیے گئے جن میں ایوے، کوتوکولی، موبا اور ایفے زبان شامل ہے۔

تیسرا دن

جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

فجر ’’تربیت اولاد‘‘ کے موضوع پر درس دیا گیا۔سوا نو بجے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز زیر صدارت مکرم حافظ منور احمد قمر صاحب صدر و مبلغ انچارج ٹوگو ہوا۔تلاوت قران کریم وفرانسیسی ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔بعد ازاں مکرم طاہر جداما صاحب معلم سلسلہ نے ’’آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک‘‘، مکرم دوتی یوسف صاحب معلم سلسلہ نے ’’آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ اور مکرم لامبونی عبدالرزاق صاحب مبلغ سلسلہ نے ’’اطاعت خلافت‘‘ کے موضوعات پر تقاریر پیش کیں۔اس کے بعد چند نو مبائعین نے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔اس اجلاس کے آخر پر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ٹوگو نے ’’قرآن کریم میں بیان ایک متقی کو ملنے والے انعامات‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور اختتامی دعا کروائی۔جلسہ کے اختتام پر خدام اور معلمین سلسلہ نے ترانے اور نظمیں پیش کیں اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے ساتھ احباب جماعت جلسہ کی برکات سمیٹے ہوئے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاملین جلسہ سالانہ کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے کی امید لئے مہدی آباد سے رخصت ہوئے۔الحمد للہ علیٰ ذالك

جلسہ سالانہ کی میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ کی کوریج کے لئے میڈیا نمائندگان کی بڑی تعداد موجود تھی جن میں نیشنل اخبار ٹوگو پریس، آن لائن اخبارات میں ٹوگو رپورٹ اور افریقہ حباری شامل تھے۔ٹی وی نمائندگان میں نیو ورلڈ ٹی وی اور ریڈیو نمائندگان میں ریڈیو لومے، ریڈیو کارا اور ریڈیو لاپے شامل تھے۔میڈیا نمائندگان نے پہلے دن کے جلسہ کی کوریج کی اور مکرم صدر صاحب جماعت ٹوگو کا انٹرویو بھی کیا جس میں جماعت اور جلسہ کے متعلق سوال وجواب کئے گئے۔اس کے علاوہ جلسہ سے قبل جماعت احمدیہ ٹوگو کے فیس بک پیج اور دیگر سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز سے جلسہ کی پبلسٹی کی جاتی رہی اور جلسہ کے بعد بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میڈیا کے ذریعے جماعت کا پیغام لاکھوں افراد تک پہنچا۔

حاضری

الحمدللہ اس سال جلسہ سالانہ کی حاضری 860 رہی۔اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

فقہی کارنر

نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا

حضرت مفتی محمد صادقؓ تحریر کرتے ہیں:

ہندوستان میں عموماً مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ نماز کے اندر تکبیر اولیٰ کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل سوائے مسنون دعاؤں کے جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی دعا اپنی زبان اُردو یا فارسی یا انگریزی وغیرہ میں کرنا جائز نہیں ہے اور عموماً لوگوں کی عادت ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد پھر ہاتھ اُٹھا کر اپنی زبان میں دُعائیں کرتے ہیں اور اپنے دلی جذبات اور خواہشات کا اظہار کرتے ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا:

’’نماز کے اندر سجدہ یا رکوع کے بعد کھڑے ہو کر یا کسی دوسرے موقعہ پر مسنون دعا کہنے کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنا جائز ہے کیونکہ اپنی زبان میں ہی انسان اچھی طرح اپنے جذبات اور دلی جوش کا اظہار کرسکتا ہے‘‘ کسی نے عرض کی کہ مولوی لوگ تو کہتے ہیں کہ نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

فرمایا:

’’اُن کی نماز تو پہلے ہی ٹوٹی ہوئی ہے کیونکہ وہ سمجھتے نہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ دعا خواہ کسی زبان میں کی جائے۔ اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔‘‘

فرمایا:

’’جو لوگ نماز عربی میں جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ اس کے مطلب کو نہیں سمجھتے اور نہ انہیں کچھ ذوق اور شوق پیدا ہوتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اُن کی مثال اُس شخص کی ہے جو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور تخت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی عرضی پیش کی جو کسی سے لکھوائی تھی اور بغیر سمجھنے کے طوطے کی طرح اُسے پڑھ کر سلام کر کے چلا آیا اور دربار سے باہر آ کر شاہی محل کے باہر کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ میری یہ عرض بھی ہے اور وہ عرض بھی ہے۔ اُسے چاہئے تھا عین حضوری کے وقت اپنی تمام عرضیں پیش کرتا‘‘۔فرمایا ’’ایسے لوگوں کی مثال جو نماز میں دعا نہیں کرتے اور نماز کے خاتمہ کے بعد لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اُس شخص کی طرح ہے جس نے اکّے کی چوٹی کو اُلٹا کر زمین پر رکھا اور پیے (پہیئے۔ناقل) اُوپر کی طرف ہو گئے اور پھر گھوڑے کو چلایا کہ اُس اکّے کو کھینچے۔‘‘

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادقؓ صفحہ 197-198)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

صرف ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر مانگنے نہ جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ صرف ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی مکمل اطاعت کی جائے۔

(دورۂ امریکہ 2022ء رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 12 صفحہ 3 الفضل آن لائن۔ لندن)

(مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

طلوع وغروب آفتاب

23/ فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:30	18:22
مدینہ منورہ	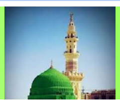	05:32	18:21
قادیان		05:42	18:21
ربوہ		05:22	18:02
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:31	17:32